معارف قرآن

ترتیب و تنظیم

سید نسیم حیدر زیدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

آغاز سخن

قرآن سراپا نور ہے جس کی قندیلیں گل نہیں ہوتیں، ایسا چراغ ہے جس کی لو خاموش نہیں ہوتی، ایسا دریا ہے جس مـیں راہ پیمائی بے راہ نہیں کرتی، ایسی کرن ہے جس کی چھوٹ مدہم نہیں پڑتی وہ ایسا حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے جس کی دلیل کمـزور نہیں پڑتی ایسا کھول کر بیان کرنے والا ہے جس کے ستون منہدم نہیں ئے جاتے، وہ سراسر ۱۰ ہے (جـس کـے ہـوتـے ہـوئـے روحانی) بیماریوں کا کھٹکا نہیں وہ سرتاسر عزت و غلبہ ہے جس کے یار ومددگار کست نہیں کھاتے، وہ سراپا حق ہے۔

یہ کتاب ان آیات پر مستمل ہے جو اس لاثانی اور بے مثل کتاب کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے کافی ہیں۔اس کتاب میں ہم نے نوجوانوں کے لیے بعض قرآنی معارف پر مختصر روشنی ڈال کر انہیں بارہ فصلوں میں بیان کیا ہے امید ہے یہ مختصر کوشش اہـل ذوق کے لیے مفیدثابت ہوگی۔

سید نسیم حیدر زیدی

پہلی فصل(قرآن)

(ا) قرآن کا مثل نہیں لاسکتے

قُلْ لَئِنْ اجتَمَعَتِ الْا نْسُ وَالجِنُّ عَلیٰ أَنْ یا تُوا بِمِثْلِ ھٰذا القُرْآنِ لَا یاتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ کَانْ بَعْضُھُم لِبَعْضٍ ظَھِیْراً - (اسراء ۸۸)

ترجمہ:

آپ کہہ دیجئے اگر انسان اور جنات سب اس بات پر متفق ہوجائیں اس قرآن کا مثل لے آئیں تو بھی نہیں لا سکتے چاہے سب ایک دوسرے کے مددگار اور پست پناہ ہی کیوں نہ ہوجائیں۔

پیغام:

اگر تمام انس وجن ہم فکر ہوجائیں تو قرآن جیسی بامعانی کتاب نہیں لاسکتے اس لیے قرآن خالق کے تمام کمالات کا سرچشمہ ہے، اور جن و انس اس کی مخلوق ہیں۔

خالق اور مخلوق کا کیا مقابلہ۔

(2) دس سورے لے آؤ

أَمْ یَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاتُوا بِعَشَرِسُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَیَاتِ----(ھود ۱۳)

ترجمہ:

کیا یہ لوگ کہتے ہیں یہ قرآن بندے نے گڑھ لیا ہے تو کہہ دیجئے اس کے جیسے دس سورے گڑھ کر تم بھی لے آؤ۔

پیغام:

اس آیت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے دسمن کے ساتھ بھی امانت داری کے ساتھ پیش آنا چاہیے، منکر ین کا کہنا تھا - قرآن بندہ کاگڑھاہوا ہے قرآن نے نہایت ہی امانداری کے ساتھ ان کے کلام کو ویسے ہی نقل کرتے ہوئے کہا اگر ایسا ہے تو دس سورے تم بھی بنا لاؤ۔

(3) ایک سورہ لے آؤ

وَ أن كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِمّا نَزّلْنا عَلىٰ عَبْدِنا فَاتوا بسورةٍ من مثله----(بقره ٢٣)

ترجمہ:

اگر تمھیں اس کلام کے بارے میں کچھ سک ہے جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسا ایک ہی سورہ لے آؤ۔

پیغام:

منکرین کی ہمیسہ سے یہی کوسش رہی قرآن پر اعتراض کریں لیکن آج تک کوئی ایک سورہ کا جواب بھی نہ لاسکا، اگر منکرین اپنے دعوسے میں سچے ہیں تو بے ہودہ اعتراضات کے بجائے ایک سورہ اس جیسا لے آئیں۔

(4) تدبّر کرو

أَفَلَا يتدبّرونَ القرآنَ وَلَوْ كان مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيْه اختلافاً كثيراً(نساء ٨٢)

ترجمہ:

کیا یہ لوگ قرآن میں غور فکر نہیں کرتے ہیں اگر وہ غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو اس میں بڑا اختلاف ہوتا۔

پیغام:

انسانی زندگی میں پیش آنے والے خو گوار اور ناخو گوار حالات اس کے کلام، اس کی گفتگو پر ا‍ر ان‍راز ہ‍وتے ہ‍یں ل‍یکن رسالتمآب (ص) کی زندگی کے نسیب و فراز قرآن کے انداز بیان اور لب و لہجہ پر ار انداز نہ ہوسکے۔

(5) ت وت سے پہلے

فَاذَا قَرأت القرآنَ فاستعذ باللّٰهِ من الشيطان الرَّجيم-(نساء ٨٢)

ترجمہ:

جب آپ قرآن پڑھیں تو سیطان رجیم کے مقابلے کے لیے اللہ سے پناہ طلب کریں۔

پیغام:

قرآن کی تلاوت اور اُس پر عمل ہمیں کمال اور راہِ عادت تک پہونچاتا ہے اور سیطان کی یہ کوسش ہوتی ہے - وہ اس راہ میں رکاوٹ ڈالے ، لہٰذا تلاوت سے پہلے سیطان کے مقابلے کیلئے خدا سے پناہ طلب کریں۔

(6) غور سے سنو

وَاِذا قُرِئَ القرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَه' وَانْصَتُوا لَعَلّكُمْ تَرْحَمُون-(اعراف ٢٠٤)

ترجمہ:

اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو خاموش ہوکر غور سے سُنو ساید تم پر رحمت نازل ہوجائے۔

پیغام:

قرآن کی تلاوت کو غور سے سننا اُس پر عمل کیلئے مقدمہ ہے، اور خاموش رہنا اس کی آیات میں تدبر کی نسانی ہے، کہ سننا اور غوروفکر کرنا خدا کی رحمت کا باعث بن جائے۔

(7) سرچشمہ ہدایت

شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقرْآن هُدیً لِلنَّاسِ وَ بَیِّنٰاتٍ مِنَ الهُدیٰ وَ الْفُرْقان----(بقره ۱۸۵)

ترجمہ:

ماہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی واضح نسانیاں موجود ہیں۔

پیغام:

قرآن سب کے لیے اور ہر زمانہ میں ہدایت ہے، قرآن حق و باطل کی پہچان کا معیار ہے۔

(8) نور کی طرف دعوت

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلیٰ عَبْدِهِ اٰیاتٍ بَیِّنَاتٍ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰاتِ اِلَی النُّورِ----(حدید ۹)

ترجمہ:

وہ ہی وہ ہے جو اپنے بندے پر کھلی ہوئی نسانیاں نازل کرتاہے ، تاکہ تمھیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے آئے۔

پیغام:

قرآن ہمیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لاتاہے۔

تاریکی ، جہل، کفر، ناامیدی بری صفت کی علامت ہے جبکہ نور ، علم ایمان ، امید اچھی صفت کی علامت ہے۔

(9) قرآن کی عظمت

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ - وَ اِنَّه' لَقَسَم لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيْم- اِنّه لَقُرآن كَرِيم - فِيْ كِتَابٍ مَكْنُون-(واقعه ۷۵،
۷۸)

ترجمہ:

اور میں تو تاروں کی منازل کی قسم کھا کر کہتا ہوں ، اور تم جانتے ہو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے، یہ قرآن ہے جسے ایک پوسیدہ کتاب میں رکھا گیا ہے۔

پیغام:

ستاروں کی دنیا نہایت ہی حیرت انگیز اور گفت آور ہے اس لیے خداوند عالم نے ان کی قسم کھا کر قرآن کی عظمت کو بیان کیاہے۔

(10) قرآن کی ﷺ وت

فَاقْرَؤا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ-(مزمل ۲۰

ترجمہ:

بس جس قدر قرآن کن ہو اتنا پڑھ لو۔

پیغام:

قرآن انسانوں کی زندگی کے لیے دستور العمل ہے لہٰ ا زندگی کے تمام بوں میں اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے اور صبح و سہ ام تلاوت کرکے ہمیں اس سے اُنس برقرار رکھنا چاہیے۔

(11) پیغمبر اسہ م کی فریاد

وَقَالَ الرَّسولُ يٰارَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهجُوراً -

ترجمہ:

اور اس دن رسول آواز دے گا پروردگار اس میری قوم نے اس قرآن کو بھی نظر انداز کردیاہے۔

پیغام:

آیئے ہم سب مل کر اپنی فردی اور اجتماعی زندگی میں قرآن پر عمل کریں، تا رسالتمآب(ص) کی فریاد کے دائرہ سے باہر نکل جائیں۔

قرآن انسانوں کے لیے ضابطہ حیات ہے اور محض ایک تبرکاتی کتاب نہیں ہے۔

(12) کمالِ رحمت

الرَّحْمٰن - عَلّمَ القُرآن - خَلَقَ الْاِنْسَانَ -(رحمن ۳-۱)

ترجمہ:

وہ خدا بڑا مہربان ہے، اُس نے قرآن کی تعلیم دی ہے، انسان کو پیدا کیا ہے۔

پیغام:

خدا کے کمالِ رحمت کا سب سے پہلا مظہر تعلیم قرآن ہے اس کے بعد خلقت انسان کا مرحلہ آتا ہے لہٰذا قرآن انسان پر برتری رکھتا ہے، انسان کی انسانیت قرآن کی تعلیمات سے وابستہ رہنے ہی سے باقی رہتی ہے ورنہ وہ حیوانات سے بھی بدتر ہوجائے۔

(13) پہاڑ کا ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرآنَ عَلىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَه' خَاشِعًا مُتَصَدّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰه----(حشر ٢١)

ترجمہ:

ہم اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کردیتے تو تم دیکھتے پہاڑ خوف سے لرزاں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا جارہاہے۔۔۔

پیغام:

ظالموں کے دل تو پہاڑ اور پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں باران رحمت (آیات قرآن) کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(14) قرآن کی دلوں پر تاثیر

اللّٰه نَزَّلَ أَحْسَنَ الحَدِيْثِ كِتٰبًا مُتَشَابِهًا مَثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ و قُلُوبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰه ----(زمر ٢٣)

ترجمہ:

اللہ نے بہترین کلام اس کتاب کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیںاور باربار د ہرائی گئی ہیں - ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ، اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لیے نرم ہوجاتے ہیں۔

پیغام:

کلام بسر قرآن کی حد تک انسانوں کے دلوں پر اثر انداز نہیں ہو تا اور قرآن کریم کی دلوں پر اس طرح تاثیر اسکے نازل کرنے والے کی عظمت و جلالت کا پتہ دیتی ہے، اس لیے ہر شخص کا کلام اس کے مقام و منزلت کی نشاندہی کرتا ہے۔

(15) کفار کی بہانہ جوئی

وَقَالُوا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذا الْقُرآنُ عَلىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتينِ عَظِيْمٍo (زخرف ۳۱)

ترجمہ:

اور یہ کہنے لگے آخر یہ قرآن دونوں بستیوں (مکہ و طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے۔

پیغام:

کفار اپنے بے ایمانی پر پردہ ڈالنے کیلئے مختلف باتیں بناتے رہتے تھے کبھی کہتے تھے قرآن صاحبان مال ودولت پر نازل کیوں نہیں ہوا؟ کبھی کہتے تھے ہم پر نازل کیوں نہیں ہوا؟ کبھی کہتے تھے آخر دفعی نازل کیوں نہ ہوا؟ وہ یہ سمجھتے تھے انسان کی برتری اور فضیلت کا معیار مال و دولت ہے۔

(16) حفاظت الٰھی

اِنّا نَحْنُ نَزَّلْنا الذِّکرَوَ انّا لَه' لَحَافِظُون- (حجر ۹)

ترجمہ:

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

پیغام:

اس آیت میں پانچ مرتبہ اس بات کی تاکید کی گئی ہے یہ قرآن ربّ العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اور اسے باطل کی آمیزش اور ہر طرح کی تباہی و بربادی سے محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

قرآن ذکر ہے یعنی خدا، انبیاء، قیامت اور ہر اُس نعمت کی یاد جو انسان کی ضرورت ہے۔

(17) بابرکت کتاب

وَ ھٰذا کِتٰاب أَنْزَلْناہ مُبٰارک----(انعام ۹۲)

ترجمہ:

اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے بابرکت ہے۔

پیغام:

قرآن جا ترین کتاب ہے جو عالم بسریت کے لیے رایت، عبرت ، ر ر و ترقی، ٠ا اور با   عزت ہے۔

(18) حجاب

وَ اذَا قَرَاتَ القرآنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤمِنُونَ بِالْآخِرَۃِ حِجَابًا مَسْتُورًا

(اسراء ٤٥)

ترجمہ:

اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمھارے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان حجاب قائم کردیتے ہیں۔

پیغام:

قیامت پر یقین نہ رکھنا انسان کے دل کو سیاہ کردیتا ہے، آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو دنیا میں غرق ہو کر روز آخرت اور خدا کو بُھلا چکے ہیں۔

(19)رحمت اور بشارت

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْکَ الْکِتٰابَ تِبْيٰانًا لِکُلِّ شَيْءٍ وَ هُدیً وَّ رحمةً وَ بُشْریٰ لِلْمُسْلِمِينَ-(نحل ۸۹)

ترجمہ:

اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر سے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطا ت اروں کے لیے ہدایت ، رحمت اور بسارت ہے۔

پیغام:

قرآن مجید میں تمام ابوابِ خیر وسر کا ذکر موجود ہے جو اس کی تعلیمات پر عمل کرے، یہ اس کے لئے ہدایت اور بسارت ہے اور جو اس پر عمل نہ کرے وہ ان تمام چیزوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

(20) صاحبان تقویٰ کیلئے ہدایت

ذَلِکَ الْکِتٰابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًی لِلّمُتَّقِيْنَ-(بقرہ ۲)

ترجمہ:

یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کے سک کی گنجائش نہیں ہے، یہ صاحبان تقویٰ اور پرہیز گار لو وں کے لیے مجسمہ ہدایت ہے۔

پیغام:

سک وسبہ میں مبتلا کرنا سیطان کا کام ہے ، اور خدا کے کلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ، قرآن سب لو وں کی ہدایت کرتاہے "ھدیً للنّاس"بس فرق اتنا ہے پرہیز گار لوگ صحیح انتخاب کے ذریعہ اس ہدایت سے ائدہ اٹھاتے ہیں، جبکہ ک ار اور منافقین اپنے غلط انتخاب کے ذریعہ اُس سے محروم ہوجاتے ہیں۔

(21) تصدیق کرنے والی

وَهٰذا كِتاب أَنْزَلْناهُ مُبارك مُصَدِّقُ الّذى بَيْنَ يَدَيْه(انعام ۹۲)

ترجمہ:

اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے بابر ت ہے اور اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

پیغام:

قرآن ایک بابر ت کتاب ہے جو انسان کیلئے ہدایت، عبرت، ا اور با عزت ہے، جو تمام آسمانی کتابوں سے متفق اور ان کی تصدیق کرنے والی ہے، اور یہ چیز ان کے الٰہی اور ایک رف ہونے پر دلیل ہے۔

دوسری فصل(اہل بیت(علیہم السلام)

(1) ریسمان الٰہی

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا-(آل عمران ۱۰۳)

ترجمہ:

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

تشریح:

حضرت علی (علیہ السلام) سے روایت ہے قرآن اللہ کی رسی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: ہم اہل بیت اللہ کی رسی ہیں در حقیت قرآن اور اہل بیت (ع) جمال اور حسن الٰہی کے دو جلوے ہیں ایک کتاب کی صورت میں ہے اور دوسرا عمل کی صورت میں ۔

ہمیں قرآن اور اہل بیت سے زندگی گزارنے کے اصول سیکھنے چاہیے تا دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو کیں۔

(2) کمال دین اور اتمام نعمت

أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُم نِعْمَتِى -(مائدہ ۳)

ترجمہ:

آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔

تشریح:

سیعہ اور سنی روایات کے مطابق یہ آیت 18 ذی الحج کو غدیر خم کے مقام پر نازل ہوئی جہاں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے حضرت علی (علیہ السلام) کی امامت اور جانسینی کا اعلان کیا۔

اس دن کی چار خاص باتیں یہ ہیں۔

1۔ کفار کی ناامیدی-2۔ کمال دین-3۔ اتمام نعمت-4۔ خدا کی خوسنودی

(3) ولایت

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُه وَالَّذِيْنَ اٰمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ-(مائدہ ٥٥)

ترجمہ:

تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول وہ صاحبان ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

تشریح:

ایک دن ایک فقیر نے مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد لوگوں سے مدد مانگی مگر کسی نے اس کی کچھ مدد نہ کی ایسے میں حضرت علی (ع) نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی اسے بخش دی اس وقت یہ آیت حضرت علی (ع) کی سان کرم کو بیان کرنے کے لئے نازل ہوئی۔

اس واقعہ کو ابن عباس، عمار یاسراور ابوذر جیسے دس صحابہ کرام نے نقل کیا ہے ، اور یہ آیت باتفاق مفسرین سیعہ و سنی حضرت علی (ع) کی سان میں نازل ہوئی ہے۔

(4) تکمیل رسالت

يَا ايُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَم تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَه-(مائده ٦٧)

ترجمہ:

اے پیغمبر آپ اس حکم کو پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔

تشریح:

تمام شیعہ اور بعض سنی مفسرین اس بات پر اتفاق نظر رکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی (ع) کی جانشینی سے متعلق ہے جس کا اعلان پیغمبر اسلام(ص) نے 18 ذی الحجہ سن دس ہجری کو حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر کیا۔

اہل سنت کی معتبر کتابوں ، مسند احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث" مَنْ كُنْتُ مِوْلاہ' فهذا عَلِی مَولَاہ' "کو نقل کیا ہے۔

(5) صادقین

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآء نَا وَ أَبْنَآئَ کُمْ وَنِسَآئَ نَا وَنِسَآ ئَ کُم وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَکُم-(آل عمران ٦١)

ترجمہ:

ان سے کہہ دیجئے آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں۔

تشریح:

یہ آیت آیہ مباہلہ کے نام سے مشہور ہے۔

مباہلہ کے معنی دو مخالف گروہ کا خدا کے سامنے گڑگڑا کر ایک دوسرے پر لعنت کرنا ہے نجران کے عیسائیوں نے اپنی طرف سے کچھ لوگوں کو بھیجا جبکہ پیغمبر اسلام اپنے ساتھ علی ، فاطمہ ، حسن اور حسین کے لے گئے، عیسائیوں کا گروہ ان ذوات مقدسہ کو دیکھتے ہی مباہلہ سے دستبردار ہو کر جزیہ دینے پر راضی ہو گیا۔

آیت میں "انفسنا" کے مصداق مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام ہیں جو پیغمبر کی جان ہیں ۔مباہلہ کا واقعہ- 25 ذی الحج- کو پیش آیا۔

(6) ایثار کا نمونہ

اِنَّمَا نُطعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآئً وَلَا شُکُوْرًا-(دھر ۹)

ترجمہ:

ہم صرف اللہ کی مرضی کی خاطر تمھیں کھلاتے ہیں ورنہ نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔

تشریح:

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی (ع) اور جناب فاطمہ زہرا(س) نے حضرت امام حسن(ع) اور امام حسین(ع) کی بیماری سے صحت یابی کے لیے تین دن روزے رکھنے کی نذر کی ان کے صحت یاب ہونے کے بعد نذر پورا کرنے کیلئے تین دن روزے رکھے پہلے دن افطار کے وقت اپنا کھانا فقیر، دوسرے دن یتیم اور تیسرے دن اسیر کو دے کر خود پانی سے افطار کرلیا، خداوند عالم نے سورہ دہر کو ان کی شان میں نازل کیا ہے اور 17 آیتوں میں ان کے بلند و بالا مقام کی مدح سرائی کی ہے۔

(7) برائی سے دوری

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوآ اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُوْلٰئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُھتَدُونَ-(انعام ۸۲)

ترجمہ:

جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا انہی لوگوں کے لئے امن و امان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

تشریح:

حضرت امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے یہ آیت حضرت علی(ع) کی سان میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں ایک لمحے کے لیے بھی سرک نہیں برتا۔

(8) خوشنودی خدا

وَمِنَ النّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِط وَاللّٰہُ رَءُ وفم بِالْعِبٰادِ-(بقرہ ۲۰۷)

ترجمہ:

اور لو وں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوسنودی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہربان ہے۔

تشریح:

اہل سنت کے جید عالم دین ابن ابی الحدید (وات سن 7 ھ ق) کا کہنا مفسرین عظام اس بات پر متفق ہیں یہ آیت حضرت علی (ع) کی سان میں سب ہجرت اس وقت نازل ہوئی جب عرب کے قبائل پیغمبر اسلام کو قتل کرنے کی سازش ہوئے تھے ایسے میں حضرت علی(ع) آنحضرت کے بستر پر لیٹ گئے تا آپ(ص) آرام و اطمینان کے ساتھ مکہ سے نکل جائیں۔

(9) انفاق

أَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّاً وعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْف عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ-(بقره ٢٧٤)

ترجمہ:

جو لوگ اپنے مال کو راہ خدا میں رات میں، دن میں خاموسی سے اور علی الاعلان خرچ کرتے ہیں ان کے لئے پیش پروردگار اجر بھی ہے، اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہوں گے۔

تشریح:

تفسیر صافی ، تفسیر مجمع البیان، تفسیر قرطبی اور تفسیر فخر رازی میں ہے یہ آیت حضرت علی (ع) کی شان میں نازل ہوئی آپ کے پاس چار درہم تھے، جن میں سے ایک دن میں ، ایک رات میں ایک خاموسی سے اور ایک علی الاعلان خدا کی راہ میں خرچ کردیا۔

(10) پیغمبر(ص) کے مددگار

هُوَ الّذِیْ أَیَّدَکَ بِنَصرِهِ وَ بِالْمُومِنِیْنَ-(انفال ٦٢)

ترجمہ:

اس (خدا) نے آپ(ص) کی تائید اپنی نصرت اور صاحبان ایمان کے ذریعے کی ہے۔

تشریح:

پیغمبر اسلام سے منقول ہے عرش الٰہی پر یہ جملہ لکھا ہے "لا الہ اِلا اللّٰہ انا وحدی محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلیٍ" میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی میرا کوئی سریک ہے اور محمد میرے بندے اور رسول ہیں، اور میں نے علی کے ذریعہ ان کی مدد کی ہے۔

(11) اطاعت

یَآیُّهَا الَّذِیْنَ أَمَنُوآ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَسُولَ وَأُولِی الأَمْرِ مِنْکُمْ-(نساء ٥٩)

ترجمہ:

ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تمھیں میں سے ہیں۔

تشریح:

ابن عباس سے روایت ہے پیغمبر اسلام جنگ تبوک کے لئے مدینہ سے با ر تسریف لے گئے تو حضرت علی (ع) کو مدینہ میں اپنا جانسین بنایا اور فرمایا: " یاعلی انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسی " اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ھارون کو موسی سے تھی، اس کے بعد سور نساء کی آیت نمبر 59 نازل ہوئی۔

(12) مودّت اہل بیت

قُلْ لَا أَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ -(شوریٰ ۲۳)

ترجمہ :

کہہ دیجئے میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چا تا سوا اسکے میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔

تشریح:

سورہ سباء کی آیت نمبر 47 کی روشنی میں (جس میں کہا یا ہے میں تم سے اجر رسالت چا تا ہوں اس میں تمھارا ہی فائدہ ہے) یہ نتیجہ نکلتاہے اہل بیت کی محبت و مودت رسالت محمد(ص) کا ایسا اجر ہے جس میں امت اسلامیہ ہی کا فائدہ ہے۔

شیعہ اور سنی کی ا مر روایات اس بات کی تائید کرتی ہیں۔

(13) بہترین خلائق

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلٰئِکَ خَیْرُ البَرِیَّةِ (بیّنه ۷

ترجمہ :

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔

تشریح:

ابن عباس سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر اسلام نے حضرت علی (ع) سے فرمایا: آپ اور آپ کے شیعہ قیامت کے دن خیر البریہ ہیں، خدا بھی آپ لوگوں سے راضی ہے اور آپ لوگ بھی خدا سے راضی ہیں۔

(14) محبوب خدا

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهِ فَسَوْفَ یَاتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّونَه-(مائده ٥٤)

ترجمہ :

اے ایمان والو تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے تو عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جو اس کی محبوب اور اُس سے محبت کرنے والی ہوگی۔

تشریح:

ا عد بن وقاص سے روایت ہے ، پیغمبر نے جنگ خیبر میں فرمایا: میں علم اُسے دوں گا جو خدا اور رسول کا دوستدار ہو گا اور خدا اس کے ہاتھ پر فتح دے گا اور یہ کر آپ جناب علی مرتضیٰ کی طرف بڑھے اور علم ان کے ہاتھ میں دے دیا۔

(15) علم و حکمت کے پیکر اتم

یُؤتِی الحِکْمَۃُ مَنْ یَشَآئُ وَمِنْ یُّوْتَ الحِکْمَۃَ فَقَدْ أُوتِیَ خَیْرًا کَثِیراً ، وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا أُولُوالْأَلْبَابِ-(بقرہ ٢٦٩)

ترجمہ :

اور وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کردی جائے اُسے خیر کثیر عطا کردیا گیا اور اس بات کو صاحبان عقل کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا ہے۔

تشریح:

پیغمبر اسلام سے منقول ہے جو ابراہیم(ع) کو ان کے حلم میں نوح(ع) کو ان کی حکمت میں اور یوسف(ع) کو ان کی خوبصورتی اور زیبائی میں دیکھنا چاہے، اُسے علی(ع) کی زیارت کرنی چاہیے۔

(16) خیر کثیر

اِنَّا أَعْطَيْنَاکَ الْکَوْثَر - فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ -(کوثر ۱،۲)

ترجمہ :

اے رسول ہم نے تم کو کوثر عطا کیا تو تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔

تشریح:

پیغمبر اسلام کے دو بیٹوں کا انتقال بچپنے میں ہی ہو گیا تھا جس کی وجہ سے کفار مکہ آپ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیتے تھے لہٰذا خداوند عالم نے پیغمبر کو فاطمہ زہرا جیسی بیٹی عنایت کرکے اسے کوثر کے نام سے یاد کیا اور ان کے ذریعہ پیغمبر اسلام کی نسل کو قیامت تک کے لیے باقی اور دائمی بنادیا، تاکہ پیغمبر اسلام کا نام رہتی دنیا تک باقی رہے۔

(17) ھادی

اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ -(رعد ۷)

ترجمہ :

(اے رسول) تم تو صرف (خدا سے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ھادی اور رھبر ہے۔

تشریح:

ابن عباس سے منقول ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر اسلام نے فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور میرے بعد علی ہدایت اور رہبری کرنے والے ہیں، اس کے بعد علی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا اے علی تم میرے بعد ان لوگوں کی ہدایت کرنے والے ہو جو ہدایت کے طلب گار ہیں۔

کتاب شواہد التنزیل میں 19 روایتیں اس بارے میں موجود ہیں۔

(18) صراط مستقیم

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِالسَّلٰمِ - وَیَھدِی مَنْ یَّشَآء اِلیٰ صِراطٍ مُسْتَقِیمٍo(یونس ۲۵)

ترجمہ :

اللہ ہر ایک کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتاہے۔

تشریح:

ابن عباس سے مروی ہے صراط مستقیم سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(19) قِ ہارت

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا -(احزاب ۳۳)

ترجمہ :

اے اہل بیت خدا تو بس یہ چا تا ہے تم کو (ر طرح) کی برای سے دور رکھے اور اس طرح پاک و پایزہ رکھے جو پاک و پایزہ رکھنے کا حق ہے۔

تشریح:

انس بن مالک سے مروی ہے پیغمبر اسلام جب نماز صبح کے لیے مسجد تسریف لاتے تو جناب ناطمہ ز ہرا(س) کے گھر کے سامنے سے رتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرتے اور یہ عمل چھ ہینے تک جاری رہا۔

جابر بن عبداللہ از اری سے منقول ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت گھر میں عی، ناطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام)کے علاوہ کوئی اور نہ تھا اور پیغمبر(ص) نے فرمایا: یہ ہیں میرے اہل بیت۔

کتاب سوا ر التنزیل میں 137 روایتیں اس بارے میں موجود ہیں۔

(20) نور الٰہی

أَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ-مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهٰا مِصْبٰاح-الْمِصْبٰاحُ فِيْ زُجٰاجَةٍ أَلزُّجٰاجَةُ كَأَنَّهٰا كَوْكَب، دُرِّيّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبٰارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْ قِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِى ئُ وَلَوْلَم تَمْسَسْهُ نَار، نور عَلٰى نُوْرٍ يَهدِى اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشٰاءُ- (نور ٣٥)

ترجمہ:

خدا تو سارے آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے جس میں ایک روسن چراغ ہو، اور چراغ ایک سسے کی قندیل میں ہو، قندیل ویا ایک روسن ستارہ ہے (وہ چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روسن کیا جائے، جو نہ پورپ کی طرف ہو اور نہ پچھم کی طرف (بلکہ بیچ وبیچ) میدان میں اسکا تیل (ایسا صاف ہو) اگرچہ آگ اُسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو خود ہی روسن ہوجائے گا ، (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علی نور ہے خدا اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

تشریح:

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے میں ایک دن جب مسجد میں داخل ہوا اور حضرت علی(ع) سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اُس سخص پر جو اس آیت کی تلاوت کرتا ہے مگر اس کے معانی پر غور نہیں کرتا ہے میں نے عرض کی کون سی آیت تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا:

مسکاۃ سے مراد محمد (ص) ہیں ،مصباح سے مراد میں ہوں، زجاجہ سے مراد حسن ، حسین ہیں، کو ب دری سے مراد علی ابن الحسین، سجرہ مبار سے مراد محمد بن علی، زیتونہ سے مراد جعفر بن محمد ، لاسرقیہ سے مراد موسی بن جعفر، لاغربیہ سے مراد علی بن موسی الرضا ، یکاد زیتھا سے مراد محمد بن علی ، لم تمسہ النار سے مراد علی بن محمد، نور علی نور سے مراد حسن بن علی اور یھدی اللہ لنورہ من یساء سے مراد حضرت ہدی ہیں۔

(21)جناب ابراہیم امیر المومنین کے شیعہ

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمَ- (صافّات ۸۳)

ترجمہ :

اور یقینا ان ہی (نوح) کے پیروکار میں سے ابراہیم بھی تھے۔

تشریح:

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے جب جناب ابراہیم کی خلقت ہوئی تو انھوں نے عرش الٰہی کے پاس ایک نور دیکھا ، پوچھا خدایا یہ کس کا نور ہے جواب ملا یہ نور محمد ہے پھر نور محمد کے ساتھ ایک اور نور دیکھا پوچھا یہ کس کا نور ہے، جواب ملا یہ علی کا نور ہے پھر تین نور ااور دیکھے اور اس کے بعد نو(9) نور اور دیکھے پوچھا یہ کس کے نور ہیں ؟ جواب ملا یہ تین نور فاطمہ زہرا اور حسن ، حسین کے ہیں اور نو (9) نور نو اماموں کے ہیں جو سب کے سب حسین کی نسل سے ہوں گے، تب جناب ابراہیم نے فرمایا: خدایا! مجھے امیر المومنین کے سیعوں میں سے قرار دے اور یہ آیت نازل ہوئی ۔ "ان من سیعتہ لابراھیم"

تیسری فصل(امام زمان عج)

(1) مومنین کی خوشی اور مسر ت کا دن

---یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ المومِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰہ---(روم ٤،٥)

ترجمہ:

اس دن صاحبان ایمان اللہ کی مدد سے خوسی منائیں گے۔

تشریح:

امام جعفر صادق - سے مروی ہے آخری امام کے ظہور کا دن وہ دن ہے جب مؤمنین اللہ- کی نصرت و امداد کے سہارے خوسی منائیں گے۔

(2) امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھی

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسَیٰ اُمۃً یَھدُوْنَ بِالْحَقّ وَ بِہِ یَعْدِلُونَ-(اعراف ١٥٩)

ترجمہ:

اور موسٰی کی قوم میں سے ایک ایسی جما ت بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف کے ساتھ کام کرتی ہے۔

تشریح:

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے جب قائم آل محمد ۔ کے سے ظہور کریں گے تو 27 افراد ان کے ساتھ ہوں گے جن میں سے 15 کا تعلق قوم حضرت موسیٰ ۔ ، 7 افراد اصحاب کھف، یوشع جناب موسیٰ کے جانسین سلمان، مقداد ومالک استر وغیرہ یہ سب کے سب حضرت کے ساتھی ، اور آپ کی جانب سے فوج پر حکام ہوں گے۔

(3) آئمہ کی معرفت

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الاٰخِرَۃِ نَزِدِ لَہ' فِی حَرْثِہ وَ مَنْ کَانَ یُرِیْدُحَرْثَ الدُّنْیَا ---(شوریٰ ۲۰)

ترجمہ:

جو انسان آخرت کی کھیتی چا تا ہے ہم اس کے لئے اضاف کردیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طلب گار ہے اسے اسی میں سے عطا کر دیتے ہیں۔

تشریح:

امام جعفر صادق ۔ سے روایت ہے "حرث الاخرۃ" سے مراد علی ۔ اور باقی آئمہ علیہم السلام کی معرفت ہے۔ اور "حرث الدنیا" سے مراد ان لوگوں کی تلاش اور کوشش جن کا حضرت بقیۃ اللہ کی حکومت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(4) ق کی کامیابی کا دن

--- وَ یَمحُ اللّٰهُ البَاطِلَ وَ یُحِقُ الحَقَّ بِکَلِمٰاتِهِ -(شوریٰ ٢٤)

ترجمہ:

اور خدا باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعہ ثابت اور پائیدار بنا دیتا ہے۔

تشریح:

امام صادق - سے منقول ہے اس آیت میں کلمات سے مراد آئمہ علیہم السلام اور قائم آل محمد - ہیں جن کے ذریعہ خدا حق کو غلبہ عطا کرے گا۔

(5) دین ق

هو الذی أَرسَلَ رَسُولَه' بِالْهُدٰی وَ دِیْنَ الحَقّ لِیُظْهِرَه عَلیٰ الدِّیْنِ کُلِّهٖ ---(فتح ٢٨)

ترجمہ:

وہی وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے تمام ادیان پر غالب بنائے۔

تشریح:

امام صادق سے روایت ہے غلبہ سے مراد امام زمانہ - کا ظہور ہے جو تمام ادیان پر غالب آکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے۔

(6) اہل زمین کا دوبارہ زندہ ہونا

اِعْلَمُوا انَّ اللّٰہ یُحْیِ الارض بعَدَ مَوتِہَا --- (حدید ۱۷)

ترجمہ:

یاد رکھو خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے۔

تشریح:

امام جعفر صادق - سے مروی ہے زمین کے مردہ ہونے سے مراد اہل زمین کا کفر اختیار کرنا ہے۔ خداوند عالم حضرت حجۃ ابن الحسن - کے ذریعہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر کر زمین کو زندگی عطا کریگا۔

(7) نورِ الٰہی

یُرِیدُوْنَ لِیُطْفِؤا نورَ اللّٰہِ بِأفواھِھِمْ وَاللّٰہ مُتمُّ نُوْرِہِ و نَوکَرِہَ الْکَافِرُون - (صف ۸)

ترجمہ:

یہ لوگ چاہتے ہیں نور خدا کو اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے چاہے یہ بات کفار کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

تشریح:

امام صادق - سے منقول ہے یہ لوگ چاہتے ہیں نور ولایت عی - کو بجھادیں لیکن خداوند عالم اُسے مکمل کرے گا اور حضرت حجۃ ابن الحسن - کے ظہور کے ذریعہ اُسے سارے جہاں پر غلبہ عطا کرے گا۔

(8) امام زمانہ علیہ السلام

الم - ذَلِکَ الکِتَابُ لارَیْبَ فِیهِ هدیً لِلْمُتَّقِیْنَ - اَلْذِیْنَ یومنون بِالْغَیْبِ و--- (بقرہ ۲)

ترجمہ:

یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کے سک و سب کی گنجائش نہیں ہے یہ صاحبان تقویٰ اور پرہیز گار لو وں کے لئے مجسمہ رایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح:

امام جعفر صادق - سے منقول ہے صاحبان تقویٰ سے مراد حضرت عی - کے سیعہ اور غیب سے مراد امام زمانہ - ہیں۔

(9)اللہ کا گروہ

أُوْلَئِکَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا اِنّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ المفْلِحُونَ - (مجادلہ ٢٢)

ترجمہ

:یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں ، اور آگاہ ہوجاؤ   اللہ کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے۔

تشریح:

جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں: پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا آخری امام حجة ابن الحسن العسکری-ہیں۔ پھر فرمایاکتنے خوش نص-یب ہیں وہ لوگ جو ان کی غیبت میں ثابت قدم ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ أُوْلِئِکَ حِزْبُ اللَّه ----

(10) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین

أَطِيْعُوا اللَّهَ أَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَ أوْلِی الأَمْرِ مِنْکُمْ --- (نساء ٥٩)

ترجمہ:

اللہ کی اطا ت کرو، رسول اور صاحبان امر کی اطا ت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔

تشریح:

جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں: میں نے رسالت مآب سے سوال کیا اُولی الامر سے مراد کون ہیں؟ رسالت مآب نے فرمایا: وہ میرے جانشین اور مسلمانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں جن میں سے پہلے علی ابن ابی طالب اور آخری حجۃ ابن الحسن العسکری ہیں۔جابر نے کہا میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا شیعہ حضرت ہدی کی غیبت کے زمانے میں ان سے مستفید ہوسکے گے۔ رسالت مآب نے فرمایا: یقینا اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت عطا کی ہے شیعہ ہدی کے نور ولایت سے مکمل بہرہ مند ہونگے جس طرح لوگ سورج کے فوائد سے بہرہ مند ہوتے ہیں ، چاہے وہ بادلوں کے پیچھے ہی کیوں نہ ہو۔

(11) کافروں کی سزا

--- یوم یأتی بَعْضُ آیاتِ ربّک لَا یَنْفَعُ نفساً اِیْمَانُھا لَمْ تکُنْ آمَنتْ مِنْ قَبْل ---(انعام ۱۵۸)

ترجمہ:

جس دن ان بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلے سے ایمان نہیں لایا ہے ، اسکے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

تشریح:

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے وہ دن حضرت بقیۃ اللہ کے ظہور کا دن ہے۔

(12) اولیاء خدا

أَلَا اِنَّ أَوْلِيَائَ اللّٰهِ لَا خَوْف عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ -(یونس ٦٢)

ترجمہ:

آگاہ ہو جاؤ   اولیاء خدا پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ "محزون " اور رنجیدہ ہوتے ہیں۔

تشریح:

امام صادق - سے مروی ہے آپ نے ابو بصیر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو بصیر حضرت بقیۃ اللہ- - کے س-یعہ خوش نصیب ہیں جو آپ(ع) کی غیبت میں آپ کے مطیع اور آپ کے ظہور کے منتظر ہ-یں ۔ اس کے بع-ر آپ (ع) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ۔ أَلَا اِنَّ أَوْلِيَائَ اللّٰهِ---

(13) وعدہ الٰہی

وَعَدَ اللّٰه الَّذِيْنَ أَمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا لصَّالِحَاتِ يَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِيْ الأَرْضِ ---(نور ٥٥)

ترجمہ:

اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان و عمل صا ‏ُ سے وعدہ کیا ہے   انھیں روئے زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا۔

تشریح:

امام جعفر صادق - سے منقول ہے یہ آیت حضرت بقیۃ اللہ اور ان کے اصحاب کی شان میں ہے۔ جابر عبداللہ انصاری سے مروی ہے پیامبر اسلام (ص) نے فرمایا: جناب موسیٰ کی طرح میرے بھی بارہ جانشین ہونگے اسکے بعد آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے اور فرمایا حسن (عسکری) - کے بیٹے غیبت میں چلے جائیں گے اسکے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَعَدَ اللّٰه الَّذِيْنَ----

(14) ظالموں کا انجام

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَبُونَ - (شعراء ۲۲۷)

ترجمہ:

اور عنقریب ظالمین کو معلوم ہوجائے گا وہ کس جگہ پلٹا دیئے جائینگے۔

تشریح:

رسالت مآب (ص) سے منقول ہے جو میرے دین کا پیرو ، اور میری کستی نجات میں سوار ہونا چا تا ہے وہ علی ابن ابی طالب - سے وابستہ ہوجائے انکے دسمن کو دسمن اور انکے دوست کو دوست رکھے۔ اسکے بعد آپ نے اماموں کے نام بتائے اور فرمایا میری امت کے نو پیسوا حسین - کی اولاد سے ہیں جنکے آخری قائم - ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ---

(15) زمین کے وارث

أَمَّنْ يُجِيْبُ المضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوئَ وَ يجْعلكم خلفاءِ الأَرْضِ - (نمل ٥٢)

ترجمہ:

بَ لا وہ کون ہے جو مضطر کی فریاد کو نتا ہے جب وہ اس کو آواز دیتا ہے۔ اور اس کی مصیبت کو دور کردیتا ہے اور تم لو وں کو

زمین کا وارث بناتا ہے۔

تشریح:

امام صادق - سے روایت ہے یہ آیت قائم آل محمد - کی سان میں ہے۔ ظہور کے وقت آپ مقام ابراہیم کے پاس

نماز ادا کرتے ہوئے یہ مناجات کرینگے۔

(16) لوگوں کے پیشوا

وَنُرِيْدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ استضعَفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الوارثين- (قصص ٥)

ترجمہ:

اور ہم یہ چاہتے ہیں جن لو وں کو زمین میں کمزور بنا دیا یا ہے ۔ ان پر احسان کریں اور انھیں لو وں کا پیشوا بنائیں اور

زمین کا وارث قرار دیں۔

تشریح:

پیغمبر اسلام (ص) سے منقول ہے آپ نے جناب لمان ارسی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لمان کیا تم یہ چاہتے ہو میں تمہیں اپنے بارہ جانسینوں کے نام بتاؤں۔ اور اسکے بعد بارہ اماموں کے نام بیان ئے۔ جناب لمان ارسی کہتے ہیں میں نے ان کے سوق دیدار میں بے انتہا گریہ کیا، تو پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا: اے لمان ، اُن کے ہونے سے اس آیت کی تکمیل ہوگی۔ وَنُرِيْدُ أَنْ نَمُنَّ---

(17) نماز کا قیام

أَلَّذِيْنَ اِنْ مَكَّنَّا هُمْ فِي الْأَرضِ أَقَامُو الصَّلٰوٰةَ وأتوا الزّكٰاة وَ أَمَر وا بِالْمَعْروفِ ونَهَو عَنِ الْمُنْكرِ وَ لِلّٰهِ عاقِبَةُ الأُمور -(حج ٤١)

ترجمہ:

یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے زمین میں اختیار دیا تو انھوں نے نماز قائم کی اور ذکات ادا کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا اور یہ طے ہے کہ جملہ امور کا انجام خدا کے اختیار میں ہے۔

تشریح: امام جعفر صادق سے منقول ہے یہ آیت ہدی آخر الزمان اور ان کے اصحاب کی سان میں ہے جو مسرق و مغرب میں دین اسلام کا پرچم لہرا کر خرافات اور ظلم وجور کو صفحہ ہستی سے مٹا دینگے۔ اور پھر فرمایا ، ویاَ مرون بالمعروف (نیکیوں کا حکم دینے ، و-------

(18)ذخیرہ الٰہی

بقية اللّٰه خِيْر لَكُمْ اِنْ كُنْتُم مومنين-(هود ٨٦)

ترجمہ:

اللہ کی طرف کا ذخیرہ تمھارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم صاحب ایمان ہو۔

تشریح:

روایات میں امام عصر - کو " بقیۃ اللہ " کے لقب سے یاد کیا یا ہے۔ اس لیے پروردگار عالم نے انہیں آخری انقلاب اور زمانہ کی واقعی اصلاح کے لیے بچا کر رکھا ہے۔ جب سر زمین مکّہ سے آپ کا ظہور ہوگا تو آپ اس آیت کی تلاوت فرما کر کہیں گے میں ہی وہ بقیۃ اللہ ہوں۔

(19) صالحین کی حکومت

وَلَقَدْ کتبنا فِی الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّکرَ انّ الأَرْضَ يَرِثُها عبادی الصَّالِحُونَ - (انبياء ١٠٥)

ترجمہ:

اور ہم نے ذکر کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہونگے۔

تشریح:

رسالت مآب (ص)سے روایت ہے: قیامت اُس وقت تک برپا نہیں ہوگی ، جب تک دنیا ظلم و جور سے نہ بھر جائے ۔ پھر میری ذرّیت میں سے ایک فرد قیام کرے گا اور دنیا کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

(20)امام برحق

فَوَ رَبِ السَّمَائِ وَ الْأرْض اِنّه لَحَقّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ- (ذاریات ۲۳)

ترجمہ:

آسمان اور زمین کے مالک کی قسم یہ قرآن بالکل برحق ہے جس طرح تم خود باتیں کر رہے ہو۔

تشریح:

امام سجاد سے منقول ہے : اس آیت میں حق سے مراد حضرت حجۃ ابن الحسن العسکری - کا ظہور ہے۔

(21) زمین کا جگمگانا

وَ أَشْرَقَتِ الأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهٰا- (زمر ٦٨)

ترجمہ:

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

تشریح:

امام جعفر صادق - سے مروی ہے جب تائم - کا ظہور ہوگا تو زمین نورِ پروردگار سے اس طرح جگمگا اٹھے گی لوگ سورج کی روسنی سے بے نیاز ہوجائیں گے۔ دن رات ایک ہی معلوم ہونگے اور لوگ زار سال تک صحیح و سالم زندگی گزاریں گے۔

چوتھی فصل(دعا)

(1) د نیا اور آخرت میں سعادت کی دعا

رَبَّنَا أٰتِنا فی الدُّنیا حَسَنةً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار-(سورہ مبارکہ بقرہ ۲۰۱)

ترجمہ:

پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو ع اب جہنم سے محفوظ رکھ۔

پیغام:

بعض افراد خدا سے دنیا کی عادت چاہتے ہیں جب مومنین خدا سے دنیا و آخرت دونوں کی عادت چاہتے ہیں اور دیـن کا رف بھی یہی ہے لو وں کو دنیا و آخرت کی عادت تک پہونچایا جائے۔

ہمیں جو تـلیف بھی پہنچتی ہے وہ ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے، لیکن خداوند عالم ہمیں اپنی پنـاہ مـیں لے کـر اُس تـلیف کو راحت میں تبدیل کردیتا ہے۔

(2) اپنے اور اپنی اولاد کے ق میں دعا

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰوۃ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَا وتَقَبَّلْ دُعٰاء ربّنٰا اغفرلی وَلِوَالِدَیّ وَ لِلْمُؤمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُومُ الحِسَاب-(سورہ مبارکہ ابراھیم -۴۰-۴۱)

ترجمہ:

پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے۔ پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اُس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔

پیغام:

نماز دین کی پہچان ہے ۔ نماز کے قیام کا مقصد یہ ہے ہم اپنی اور معاسرہ کی زندگی کو خدا کی ہدایت اور رہنمائی کے ذریعہ کامیاب بنائیں، جب دعا کریں تو سب کیلئے دعا کریں، جیسا جناب ابراہیم خلیل خدا نے اپنی اولاد، اپنے والدین اور تمام مومنین و مومنات کے حق میں دعا فرمائی۔ دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہے توحید اور معاد پر مکمل یقین رکھتا ہو۔

(3) ثابت قدمی کے لئے دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ أَنْتَ الوَهَّابْ-(سورہ مبارکہ آل عمران ۸)

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے تو اب ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا ہونے پائے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما تو بہترین عطا کرنے والاہے ۔

پیغام:

رایت پانا ایک اہم اُمر ہے لیکن اس سے زیادہ اہم رایت پر باقی ر نا ہے جس طرح ابتدائی رایت اس کی رحمت ہے بالکل اُس طرح رایت پر ثابت قدمی بھی اس کی رحمت کا جلوہ ہے۔ ہم اپنے جسم کو صحیح و سالم رکھنے کیلئے مسلسل سانس لیتے ہیں، اسی طرح اپنی روح کو صحیح و سالم رکھنے کیلئے ہمیں مسلسل خدا سے رابطہ رکھنا ہوگا تا روح اپنے صحیح راستہ سے منحرف نہ ہونے پائے۔

(4)توبہ کیلئے دعا

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَکَ وَ أَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَاج اِنَّکَ أَنْتَ التَّوابُ الرَّحِيْم-

(سورہ مبارکہ بقرہ١٢٨)

ترجمہ:

پروردگار ہم دونوں کو اپنا مسلمان اور فرمانبردارقرار دے اور ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار پیداکر، ہمیں ہمارے مناسک دکلادے اور ہماری توبہ قبول فرما تو بہترین توبہ قبول کرنے والا اور ہربان ہے۔

پیغام:

ر صاحب ایمان کو خدا سے رایت پر قائم رہنے کی دعا کرنی چاہیے اور اپنے ساتھ ساتھ اولاد کی رایت و راہنمائی کی تلاش و کوشش کے ساتھ دعا بھی کرنی چاہیے۔ حق کے سامنے سر تسلیم ہونے کا مطلب یہ ہے ہمیشہ حق بات کہیں اور حق کا ساتھ دیں، ہمیں عبادت اور بندگی ،خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق کرنی چاہیے خدا کی صفات سے آگاہی اس سے دعا کرنے میں تقویت کا سبب ہے۔ وہ توبہ کا قبول کرنے والا اور ہربان ہے۔

(5) مومنین کی بخشش کیلئے دعا

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوبِنَا غِلّاً لِّلّذِينَ اٰمَنُوا رَبَّنَارَؤُف رَّحِيْم-(سوره مبارکه حشر ١٠)

ترجمہ:

خدایا ہمیں معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے، اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ نہ قرار دینا تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

پیغام:

بعض افراد دنیا کے مال و مقام کے حصول کی فکر میں رہتے ہیں ، اور ہمیشہ یہ آرزو کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ثروت مند ہوجائیں لیکن مومنین اہل معنویت سے محبت کرتے ہیں اور ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے لئے طلب رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں ۔

پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا: مومنین مختلف جسموں کے باوجود ایک جان ہیں۔

(6) ہر کام کی اچھی ابتداء اور انتہا کے لئے دعا

رَبِّ أَدْخِلْنی مَدْخَلَ صِدْقٍ وَ أَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ و اجْعَل لِی مِنْ لَدُنْکَ سُلْطَانًا نصیراً-(سورہ مبارکہ اسرائ،۸۰)

ترجمہ:

پروردگار میرے ہر کام کی ابتداء و انتہا اچھی طرح اور بہترین انداز سے قرار دے اور میرے لئے ایک طاقت قرار دے دے جو میری مددگار ثابت ہو۔

پیغام:

ہر کام کی ابتدء اور انتہا نیک نیتی کے ساتھ ہونی چاہیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارا ہر کام سچائی اور رضائے الٰہی کی خاطر ہو، اگر ہم ہر کام نیک نیتی کے ساتھ انجام دیں تو ممکن ہے کہ ہمارا شمار صدیقین میں سے ہوجائے۔

(7) کافروں پر کامیابی کے لئے دعا

رَبَّنَا وَلَا تَحْمَل عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَه عَلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَاج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ بِه وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ- (سورہ مبارکہ بقرہ ۲۸۶)

ترجمہ:

خدایا ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا پہلے والی اُمتوں پر ڈالا گیا ہے، پروردگار ! ہم پر وہ بار نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، ہمیں معاف کردینا ہمیں بخش دینا ہم پر رحم کرنا، تو ہمارا مولا اور مالک ہے، اب کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

پیغام:

دعا کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی عجز و انکساری کا اظہار کریں اس کے بعد پروردگار کی عظمت و بزرگی کی گواہی دیں اور پھر دعا کریں۔

مومنین ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کفر پر کامیابی حاصل کرے۔

(8) صبر و استقامت کیلئے دعا

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ-(سورہ مبارکہ بقرہ،۲۵۰)

ترجمہ:

خدایا ہمیں بے پناہ صبر عطا فرما ہمارے قدموں کو ثبات دے اور ہمیں کافروں کے مقابلہ میں نصرت عطا فرما۔

پیغام:

وہ لوگ ظالموں اور کافروں کے مقابلے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں جو جہاد بالسیف سے پہلے جہاد بالنفس کرکے مقام صبرو استقامت پر فائز ہوں اس لئے اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے تو میدان جہاد میں ثبات قدم رہنا مشکل ہے۔

خداوند عالم مومنین کی کامیابی چاہتا ہے لیکن یہ کامیابی جہاد اور مقابلہ کے بغیر ممکن نہیں ہے، باایمان مجاہد اور صابر خدا ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

(9) متقیوں اور پرہیز گاروں کے پیشوا ہونے کی دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا-(سوره مبارکه فرقان،۷۸)

ترجمہ:

خدایا ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے خنکی چشم عطا فرما اور ہمیں صاحبان تقویٰ کا پیشوا بنادے۔

پیغام:

صالح بیوی اور صالح فرزند انسان کی دنیا و آخرت کی عادت کے لئے زمین ساز ہیں۔ صالح فرزند جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔

دوستان خدا وہ لوگ ہیں جو خود بھی تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور صاحبان تقویٰ کے پیشوابننے کے خواہش مند ہیں۔

(10) طلب رحمت کے لئے دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّ ھَیِّئُ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا-(سورہ مبارکہ کھف،۱۰)

ترجمہ:

پروردگار ہم کو اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی کا سامان فراہم کردے۔

پیغام:

خداکی رحمت تمام انسانوں کے سامل حال ہے مگر بعض لوگ اس رحمت کو ع اب میں تبـریل کـرلیتے ہـیں ، اور مـومنین اس رحمت کو کمال اور عادت تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دیتے ہیں، ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے۔

خداوند ہمیسہ یہ چا تا ہے ہم کمال و عادت کے راست پر گامزن رہیں اور اس لسلے میں اس سے مدد طلب کریں، تا صحیح اور درست راہ کو پالیں۔

(11) مغفرت کیلئے دعا

غُفْرانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ المِصِیْر- (سورہ مبارکہ بقرہ،۸۰)

ترجمہ:

پروردگار تیری ہی مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

پیغام:

خداوند عالم کی بخشش ہماری تربیت کیلئے زمین ساز ہے خداوند عالم ، عالم طبیعت میں خاک سے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے۔اور اسی طرح اپنی رحمت سے ہماری برائیوں کو خوبیوں میں اور ضلالت کو رایت میں بدل دیتا ہے۔ تمام انسانوں کو اسی کی بارگاہ میں حا۔ر ہونا ہے مومنین اس کی رحمت کے زیر سایہ ہوں گے اور کفار اس کے ع اب میں گرفتار رہیں گے اور یہ وہ راستے ہیں جو خود انہوں نے انتخاب ئے ہیں۔

(12) نور رایت کی تکمیل کیلئے دعا

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَاج اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَی ءٍ قَدِیْر - (سورہ مبارکہ تحریم، ۸۰)

ترجمہ:

خدایا ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے تو یقینا ر سے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

پیغام:

سیر و لوک کا عمل کبھی نہیں روکتا ہے ، ہمیں اس سے یہی دعا کرنی چاہیے، وہ اس فر میں ہمیں روز بروزترقی عطا فرمائے ، ہم ایسی ذات سے اپنی بات کہتے ہیں اورایسی ذات سے محبت کرتے ہیںجو ر چیز پر قدرت رکھتی ہے اور ہمیں عادت و کمال تک پہونچا کتی ہے۔

(13) صبر و تحمل کیلئے دعا

رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ-(سوره مبارکه اعراف،۸۰)

ترجمہ:

خدایا ہم پر صبر کی بارش فرما اور ہمیں مسلمان دنیا سے اُٹھانا۔

پیغام:

صاحبان ایمان زمانے کے فرعون کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور کسی قوت اور طاقت کی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور اس میں استقامت کے لئے ہمیسہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں، صاحبان ایمان کا قیام ظالم اور ستمگر کیلئے کست کا پیغام لے کر آتا ہے۔

استبار اور طاغوتی طاقتوں کے ظلم و جور کی وجہ سے صاحبان ایمان کو اپنا رف نہیں چھوڑنا چاہئیے۔

(14) ظالموں سے بیزاری کیلئے دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ-(سورہ مبارکہ اعراف،٤٧)

ترجمہ:

پروردگار ا، ہم کو ظالمین کے ساتھ نہ قرار دینا۔

پیغام:

جب اہل جنت، دوزخ کے پاس سے گزریں گے تو یہ دعا کریں گے ، جو شخص یہ چا ہتا ہے وہ قیامت میں ظالمین کے ساتھ نہ ہو تو اُسے چاہیے وہ دنیا میں ظلم سے پرہیز کرے۔ اس لئے ظلم وستم اہل جہنم اور شفقت و مہربانی اہل جنت کی صفت ہے۔

(15)شرح صدر کے لئے دعا

رَبِّ اشرَحْ لِیْ صَدْرِیْ- وَیسِّرْ لِی اَمْرِیْ- وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِی- یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ -
(سورہ مبارکہ طه،٢٥-٢٨)

ترجمہ

:پروردگار میرے سینے کو کسادہ کردے، میرے کام کو آسان کردے، اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے۔

پیغام:

جب جناب موسیٰ - فرعون سے نبرد آزما ہوئے تو یہ دعا فرمائی۔

فرعونیوں سے مقابلے کے لئے ہمت اور ارادہ کی پختگی درکار ہوتی ہے، انبیاء اور ان کے پیروکاروں میں ارادہ کی غیر پختگی اور بے صبری نہیں پائی جاتی ہے۔ ہمیں خدا سے یہ دعا کرنی چاہیے وہ ہمیں ان صفات سے آراستہ کرے تا ہم انبیاء کے بتائے ہوئے، راستے پر چل کر دین کی خدمت کر کیں۔

(16) شکر گذاری کیلئے دعا

رَبِّ اوزِعْنِیْ أَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ عَلَیّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ أَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰاہُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ-
(سورہ مبارکہ احقاف،١٥)

ترجمہ:

پروردگار مجھے توفیق دے میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تونے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا نیک عمل کروں تو راضی ہوجائے اور میری ذریت میں بھی صلاح و تقوی قرار دے۔

پیغام:

نعمت کی معرفت اور اُس پر شکر گزاری ایک ایسا بلند و بالا مقام ہے جس کے حصول کے لئے خدا سے دعا کرنی چاہیے ، خدا کی نعمتوں پر شکر گزاری یہ ہے کہ ہم ہر کام خدا کی مرضی کے مطابق انجام دیں۔ والدین نے جو زحمتیں اٹھائی ہیں انہیں نہ بھلائیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں ، صالح اور نیک فرزند خدا کی ایک نعمت ہے جس کے لئے ہمیں اُس سے دعا کرنی چاہیے۔

(17) فرزند صالح کے لئے دعا

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآئِ- (سوره مبارکه آل عمران ۳۸)

ترجمہ:

پروردگار مجھے اپنی طرف سے ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما کہ تو ہر ایک کی دعا سننے والا ہے۔

پیغام:

اولاد کی اصلاح اور تربیت کی فکر ایک اہم فکر ہے ان کی صلاح وبہتری کے لئے پروگرام ترتیب دیئے جائیں اور اس سلسلے میں مکمل کوشش کے ساتھ خدا سے ہدایت اور مدد طلب کرنی چاہیے۔ نوجوان نسل کی اخلاقی اور معنوی پیش رفت ان کے اچھے مستقبل کی نوید ہے اور یہ وہ چیز ہے کہ جس سے معنویت اور انسانیت کے دشمن خوفزدہ و ہراساں ہیں۔

(18) مومنین کے لئے طلب رحمت کی دعا

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِی مُؤمِناً وَّ لِلْمُؤمِنِیْنَ وَ الْمُؤمِنٰتِطِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا- (سورہ مبارکہ نوح ،۲۸)

ترجمہ:

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوجائیں اور تمام مومنین و مومنات کو بخ-ش دے اور ظالموں کے لئے لا ت کے علاوہ کسی سی میں اضافہ نہ کرنا۔

پیغام:

صاحبان ایمان رحمت اور مغفرت کو رف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے والدین اپنی قوم و ملت اور تمام مومنین اور مومنات کے لئے طلب کرتے ہیں، مومنین کے لئے طلب رحمت اور ظالمین کے لئے ع اب کی دعا کرنا ہمارے اجتما-عی اور معاش-رتی ک-ردار کی نساندہی کرتا ہے ہم مومنین کے سامنے متوا اور ظالمین کے سامنے ثابت قدم اور استوار ہیں۔

(19) ثابت قدمی اور کفار پر کامیابی کی دعا

رَبَّنَا اغفرلَنَا ذُنُوبنا وَاسْرَافَنَا فِیْ أَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الکافِرِیْنَ - (سورہ مبارکہ آل عمران،۱٤۷)

ترجمہ:

خدایا ہمارے ناہوں کو بخش دے ، ہمارے امور میں زیادتیوں کو معاف فرما۔ ہمارے قدموں کو ںبات عطا فرما اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

پیغام:

اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے ہمارے ناہ بخش دے گا کیوں وہ ناہوں کا بخشنے والا ہے۔ اگر ہم تقویٰ الٰہی اختیار کریں اور حق کے راستہ پر ںابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو ہم یقینی ور پر کافروں پر غالب آتے ہیں۔

(20) صالحین کے ساتھ ملحق ہونے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ أَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ- (سورہ مبارکہ شعرائ،۸۳)

ترجمہ:

خدایا مجھے علم و حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین کے ساتھ ملحق کردے۔

پیغام:

وہ علم قابل قدر ہے جو صالحین کے ساتھ ملحق ہونے کا پیش خیمہ ہو، وہ علم جو پرہیز گاری اور تقوے کے ساتھ ہو نور ہے اور انسان کو عادت اور کمال تک پہونچاتا ہے اور وہ علم جو تقوے اور پرہیز گاری کے بغیر ہو خطرناک ہتھیار کی مانند ہے۔

(21) نیک افراد کے ساتھ محشور ہونے کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاتِنٰا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ- رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مٰا وَعَدتَّنٰا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنٰا يَوْمَ القِيٰامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعٰادَ-(سورہ مبارکہ آل عمران،۱۹۳-۱۹۴)

ترجمہ:

پروردگار اب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما۔ پروردگار جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اسے عطا فرما اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

پیغام:

صالحین اورانبیاء کے ساتھ محشور ہونا ایک بلند و بالا مقام ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرتے ہوئے خدا سے دعا کرنی چاہیئے۔

پانچویں فصل(علم)

(1) قلم ء مت علم

اِقْرائَ وَ رَبّکَ الاَکْرَمُ- اَلّذِی عَلَّم بِالْقَلَم-(سورہ مبارکہ علق ٣،٤)

ترجمہ:

پڑ و اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی۔

پیغام:

انسان کا سب سے پہلا معلم خدا ہے۔ قرآن نے قلم کو تحصیل علم کے لیے ایک وسیلہ قرار دیا ہے اور تحصـیل علـم کـے لسلے میں استعداد کا ہونا خدا کی عٔظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ امام عی - سے روایت ہے "علم دل کی زنـرگی اور آنکھـوں کا نـور ہے"۔

(2) تربیت اور تعلیم

یتلوا عَلَیْکُمْ اٰیاتُنا وَ یُزکّیکُمْ وَ یُعَلّمُکم الْکِتاٰب وَ الحِکْمَة ---(سورہ مبارکہ بقرہ -١٠١)

ترجمہ:

جو تم پر ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے تمہیں پاک و پاکیزہ بناتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

پیغام:

انبیاء کا پہلا فریضہ تزکیہ نفس اور پھر تعلم دینا ہے۔

انبیاء خدائے حکیم کی طرف سے کتاب حکیم لے کر آئے تا لو وں کو حکمت اور صحیح فکر کی تعلیم دیں۔

(3) وہ علم جس کے انبیاء معلم ہیں

وَ یُعَلِّمُکُمْ مٰا لَمْ تکونوا تعلمون- (سورہ مبارکہ بقرہ ١٥١)

ترجمہ:

اور تمہیں وہ سب کچھ بتاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

پیغام:

بسر مختلف علوم جیسے نیزیک، انجینیرنگ وغیرہ حاصل کر تا ہے لیکن انبیاء کرام بسر کی تربیت اور اس کی عقل کی رہنمائی کے ذریعہ اُسے دنیا و آخرت کی عادت سے ہ نار کرتے ہیں۔ علم تجربی ایک ایسا وسیلہ ہے جسے ہم بناتے ہیں اور انبیاء ہمیں صحیح راہ کی سناخت کراتے ہیں جس کے ذریعہ معاسرہ میں عدالت کا قیام وجود میں آتا ہے اور اس طرح ایک معاسرہ کمال و عادت تک پہنچ جاتا ہے۔ صحیح رف تک پہنچنے کے لیے انسان عقل اور و ی دونوں کا محتاج ہے۔

(4)اسماء حسنی کی تعلیم

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الأسْمٰائُ کُلَّھا ---(سورہ مبارکہ بقرہ ۳۱)

ترجمہ:

اور خدا نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔

پیغام:

خداوند تمام کمالات کا سرچشمہ ہے اور اُس نے انسان کو تمام کمالات کے حصول کی استعداد عطا کی ہے۔

مختلف علوم اور ٹیکنالوجی میں ترقی اور پیشرفت سب خدائی جلوے ہیں جو انسان میں جلو گر ہوتے ہیں۔

(5) باعث افتخار

یرفع اللّٰہُ الَّذین اٰمَنُوا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوتُوا العِلْمَ درجات--- (سورہ مبارکہ مجادلہ ۱۱)

ترجمہ:

خدا صاحبان ایمان اور جن کو علم دیا یا ہے ان کے درجات کو بلند کرنا چا تا ہے۔

پیغام:

مال و متاع انسان کے لیے با   افتخار نہیں بلکہ با   افتخار و امتیاز وہ درجہ ہے جو خدا نے اُسے عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ باایمان صاحبان علم کو بلند درجہ عطا فرماتا ہے ۔ علم و ایمان انسان کی پرواز کے دو وسیلہ ہیں ایمان کے بغیر علم خطرن۔اک ہے اور اسی طرح علم کے بغیر ایمان محض تع ب ہے لیکن اگر یہ دونوں جمع ہوجائیں تو انسان درجہ کمال تک پہنچ تا ہے۔

(6) ثمر علم

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہ مِنْ عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُ۔(سورہ مبارکہ فاطر،۲۸)

ترجمہ:

اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں رف صاحبان معرفت ہیں۔

پیغام:

خسیت الٰہی معرفت کا ایسا بلند م۔ام ہے جس تک اہل علم ہی پہنچتے ہیں۔ اسرار کائنات سے آگاہی ، معرفت الٰہی کا پیش خیمہ۔ ہو تا ہے جو علم و آگاہی کے باوجود توحید کی معرفت نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس درخت کی سے ہے جس میں پھل نہ ہو۔ امام ع۔س ۔ نے فرمایا: ںمر علم عبادت ہے۔

(7) قدرت علم

قالَ الَّذِی عِنْدَہ عِلْمٌ مِنَ الْکِتٰاب آنَا اتیک بہ قبل ان یرَتَدَّ اِلَیْکَ طرفُکَ-(سورہ مبارکہ نمل ٤٠)

ترجمہ:

اور ایک سخص نے جس کے پاس کتاب کا ایک حصہ علم تھا اس نے کہا میں اتنی جلدی لے آؤں گا آپ کی پلک بھی نہ جھپنے پائے۔

پیغام:

علم قدرت کا سرچشمہ ہے اہل علم عالم طبیعت پر حکمرانی کرتے ہیں۔ علم کی بے پناہ قدرت کو مقدس اہداف کے حصول کے لیے کام میں لانا چاہئے۔ جیسا جناب سلیمان - کے زمانہ میں آصف برخیا نے پلک جھپنے سے پہلے تخت بلقیس کو حاضر کرکے اس کی رویت کا زمینہ فراہم کردیا تھا۔

(8) مقام و منصب کی شرط

وَ زادَہُ بسطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالجِسْمِ-(سورہ مبارکہ بقرہ،٢٤٧)

ترجمہ:

اور ان کے علم و جسم میں و عت عطا فرمائی ہے۔

پیغام:

مقام ومنصب کے لیے علمی توانائی کے ساتھ ساتھ جسمانی قوت بھی ضروری ہے گرچہ علمی توانائی اہم ہے۔

مقام و منصب کے لیے مال و مقام معیار نہیں بلکہ علم و جسم کی و عت کے ساتھ لوگوں کی خدمت معیار ہے۔

(9) وسیلہ امتحان

فَاِذَا مَسَّ الاِنْسَانَ ضُرّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلنه' نِعْمَةً مِنَّا قَالَ اِنَّمَا أوتيتهُ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِىَ فِتْنَة ---- (سوره مباركه زمر،٤٩)

ترجمہ:

اور پھر جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے اور اس کے بعد جب ہم نعمت دیدیتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے میرے علم کی زور پر دی گئی ہے ۔ حالانکہ یہ ایک آزمائش ہے۔

پیغام:

ایمان کے بغیر علم انسان کو خودبین اور متکبر بنادیتا ہے اور یہ چیز تمام انحرافات کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اہل معرفت ہمیشہ اور ہر حال میں خوشی اور غمی کے موقع پر خدا کو یاد کرتے ہیں۔ کسب علم کی استعداد خدا کی ایک عطا ہے۔ اور علم دوسری نعمتوں کی طرح انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔

(10) کمال سے روکنے والا

قَالَ اِنَّمَا اوتیتهُ علٰی علمٍ عِنْدِی ---(سوره مبارکه قصص،۷۸)

ترجمہ:

قارون نے کہا مجھے یہ سب کچھ میرے علم کی بناء پر دیا گیا ہے۔

پیغام:

علم انسان کو شخصیت عطا کرتا ہے اور ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعہ لوگوں کی خدمت کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔ علم فخر ومباہات کا ذریعہ نہیں بلکہ وہ خدمت کا وسیلہ ہے اور علم وسیلہ تجارت بھی نہیں ہے جو لوگ علم کو کسب و تجارت کا وسیلہ قرار دیتے ہیں نہ وہ علم سے فائدہ اٹھا پاتے ہیں اور نہ اکھٹا کی ہوئی دولت سے ۔ جس طرح قارون نہ علم سے فائدہ اٹھا سکا اور نہ دولت سے۔ امام علی - نے فرمایا: علم مال سے بہتر ہے۔ علم انبیاء کی وراثت ہے اور مال فرعون کی۔

(11)ذرائع علم

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شيئًا وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلّكُمْ تشكرون-
(سوره مبارکه نحل، ۷۸)

ترجمہ:

اور اللہ ہی نے تمھیں کم مادر سے اس طرح نکالا ہے تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور اسی نے تمھارے لیے آنکھ، کان اور دل قرار دیتے ہیں۔

پیغام:

تحصیل علم کے لیے استعداد اور اُن وسائل کا ہونا بہت ضروری ہے جن کے ذریعہ ہم علم حاصل کرتے ہیں جیسے آنکھ کان وغیرہ۔ اور اُس نے یہ سب چیزیں ہماری درخواست سے پہلے ہی ہمیں عطا کردیں۔ اب جب استعداد اور آنکھ کان وغیرہ خدا کی طرف سے عطا کردہ ہیں تو ہمیں انہیں اُس کی راہ میں استعمال کرنا چاہئیے۔

علم اور اس کے وسائل کی صورت میں دی ہوئی نعمت کا شکریہ یہ ہے ہم انہیں لوگوں کی خدمت کرنے میں استعمال کریں۔

(12) صاحبان علم ہی صاحبا عقل ہیں

--- وَتِلْکَ الأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاس وَمَا يَعْقِلْهَا اِلّا العَالِمُونَ---(سورہ مبارکہ عنکبوت،٤٣)

ترجمہ:

اور یہ مثالیں ہم تمام عالم انسانیت کے لیے بیان کررہے ہیں لیکن انہیں صاحبان علم کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ تا ہے۔

پیغام:

قرآن کی مسالیں عمیق ہیں عوام الناس کے علاوہ صاحبان علم و فہم کو بھی چاہیئے ان میں دقت کریں قرآن صاحبان فکر اور اہل علم کو عظمت کے ساتھ یاد کرتا ہے ہمیں اہل علم اور صاحبان فکر میں سے ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اہل علم ہی جانتے ہیں خدا کے علاوہ کوئی بھی چیز ان کی مددگار ثابت نہیں ہو سکتی ۔

(13) نقصان دہ علم

يُعَلِّمُونَ النّاسَ السِّحْرَ----فَيَتَعَلَّمونَ مِنْهُما ما يُفَرِّقُونَ بِه بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِه ---(سورہ مبارکہ بقرہ،۱۰۲)

ترجمہ:

کافر سیطانین لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے۔

پیغام:

وہ علوم جو لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے سیکھے جائیں جیسے جادو وغیرہ ان کا سیکھنا ایک سیطانی کام ہے بلکہ کفر کی حد تک حرام ہے۔

علم ایک ایسا وسیلہ ہے اگر اپنی صحیح راہ سے منحرف ہوجائے تو اُس سے سوء استفادہ کیا جاتا ہے نااہل آدمی کے پاس علم و ہنر کا ہونا نہ صرف مفید نہیں بلکہ معاسرے کے لیے مضر بھی ہے۔

(14) سؤال

فَسْئَلُوا أَهلَ الذّکر ان کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُون-(سورہ مبارکہ اعراف،٤٧)

ترجمہ:

تو تم لوگ اگر نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو۔

پیغام:

زندگی کے اہم سوالات ان افراد سے پوچھے جائیں جو اہل علم و معرفت ہوں۔ جو خدا کے عطا یے ہوئے خصوصی علم کے ذریعہ ہماری رہنمائی فرمائیں بہترین سوال کرنا ایک ایسا ن ہے جس کے ذریعہ ہم دنیا کی خوبصورتی اور تمام علوم سے آگاہ ہوتے ہیں۔

(15) راسخون فی العلم

وَالرَّاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ یَقُولُونَ أَمَنَّا بِہ کُلّ مِنْ عِنْدَ رِبِّنَا وَ مَا یَذَّکَّرو اِلَّا أُولُو الأَلْبَاب-(سورہ مبارکہ عمران،٧)

ترجمہ:

جو علم میں رسوخ رکھنے والے ہیں جن کا کہنا یہ ہے ہم اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب کی سب محکم و متشابہ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔ اور یہ بات سوائے صاحبان عقل کے کوئی نہیں سمجھ تا ہے۔

پیغام:

خداوند عالم راسخون فی العلم کی تعریف و تمجید کرتا ہے۔ راسخون فی العلم کی برجستہ اور روشن ترین مثال آئمہ معصومین ہیں لیکن راہِ کمال و سعادت سب کے لیے کھلی ہوئی ہے۔

صاحبان عقل اور صاحبان علم خدا کی آیات پر یقین رکھتے ہیں مگر جن کا ایمان کمزور ہوتا ہے وہ اپنی آراء کو خدا کی آیات پر تحمیل کرتے ہیں۔

(16) جاننے والے اور نہ جاننے والے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُونَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اولو الأَلْبَاب -(سوره مباركه زمر،۹)

ترجمہ:

کہہ دیجئے کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اُن کے برابر ہوجائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔

پیغام:

جاہل اور عالم ظاہری طور پر برابر ہیں لیکن شخصیت کے اعتبار سے دونوں میں روشن دن اور تاریک رات جیسا فرق ہے یا خشک زمین اور صاف اور میٹھے چشمہ جیسا۔

علم ایک ایسی فضیلت ہے جس کے حصول کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: گہوارہ سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو۔

(17) عالم بے عمل

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّورةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الحِمَار، يَحْمِلُ أسْفَارا---(سوره مباركه جمعه ،٥)

ترجمہ:

ان لو وں کی مںال جن پر توریت کا بار رکھا یا اور وہ اسے اٹھا نہ سکے اس رھے کی مںال ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتے ہوئے ہو۔

پیغام:

علم صحیح عمل اور صحیح زندگی گزارنے کا ایک وسیلہ ہے۔ بے عمل سخص اس حیوان کی مانند ہے۔ جس پر وزن لاد دیا یا اور اُس کا اسے کوئی ائدہ نہ ہو۔

حیوان جس طرح کتابوں سے ائدہ نہیں اٹھا تا اسی طرح ان کے ذریعہ نق ان بھی نہیں پہنچا تا تو کیا وہ انسان جو اپنے علم سے سوء استفادہ کرتا ہے حیوان سے بدتر نہیں ہے؟

(18) علم و قدرت خدمت انسان میں

رَبِّ قَدْ أَتَیتَنِی مِنَ الْمُلِ و عَلَّمْتَنی مِنْ تَأوِیلِ الأحَادِیْثِ --- تَـوَفَّنِی مُسْلِمًا وَ أَلْحِقْنِیْ بِالصَالِحِیْنَ- (سورہ مبارکہ یوسف ،۱۰۱)

ترجمہ:

پروردگار تو نے مجھے ملک بھی عطا کیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دیا۔ مجھے دنیا سے فرمانبردار اٹھانا اور صالحین سے ملحق کر دینا۔

پیغام:

عادلانہ حکومت کے قیام کے لیے علم اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صالحین حکومت کو رضائے الٰہی اور لوگوں کی خدمت کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں خدا سے راز و نیاز اور دعا کرتے رہنی چاہیئے۔

جو لوگ صاحب علم و قدرت ہیں انہیں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ خدا کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

(19) معلم بزرگ

الرَّحْمٰان- عَلَّمَ القُرآنَ - خَلَقَ الْإنْسَانَ - عَلَّمَهُ البَیَانَ- (سورہ مبارکہ رحمن، ۱-٤)

ترجمہ:

وہ خدا بڑا مہربان ہے۔ اس نے قرآن کی تعلیم دی ہے۔ انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اسے بیان سکھایا ہے۔

پیغام:

قرآن کی تعلیم انسان کی تخلیق سے بھی زیادہ اہم مسئلہ ہے اس لیے اگر انسان کے پاس نور ہدایت نہ ہو تو وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔

ہم انسانوں کو چاہئیے اس عظیم معلم کے لائق اور فرمانبردار ساگرد بنیں۔

(20) علم اور تقویٰ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شيءٍ عَلِيْمٍ- (سورہ مبارکہ بقرہ، ۲۸۲)

ترجمہ:

اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

پیغام:

پاکیزہ دل ، ذرخیز زمین کی مانند ہے جس میں علوم پروان چڑھتے ہیں خداوند تمام چیزوں کا علم رکھتا ہے وہ ہماری ہر ضرورت سے واقف ہے اور اپنے وسیع علم کی بناء پر ہمیں عادت مند زندگی گزارنے کے اصول بتاتا ہے۔

(21)خیر فراوان

وَمَنْ يُؤتَ الحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِیَ خَيْراً كثيرا-(سوره مباركه بقره ،٢٦٩)

ترجمہ:

اور جسے حکمت عطا کردی جائے ویا اسے خیر کثیر عطا کردیا یا ہے۔

پیغام:

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں مال و مقام با عزت و سربلندی ہے جب قرآن نے حکمت ، معرفت اور علم کو خوبیوں کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔

چھٹی فصل(اسرار کائنات)

(1) خاک سے پیدائش

وَمِنْ اٰيَا تِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا أَنْتُمْ بَشَر تَنْتَشِرُونَ- (سورئه مبارکه روم،۲۰)

ترجمہ:

اور اس کی نسانیوں میں سے یہ بھی ہے اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا ہے اور اس کے بعد تم بسر کی شکل و صورت پھیل گئے ہو۔

توضیح:

تمام پھل ، سبزیاں اور دالیں جو انسان کی نسوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں سب زمیں سے اُگتی ہیں ان کے علاوہ دوسرے جن اجزاء ، کیلسیم ، سوڈیم، فولاد وغیرہ کی انسان کے بدن کو ضرورت ہوتی ہے سب زمین سے حاصل ہوتے ہیں۔

جس بات کو قرآن نے بیان کیا تھا نئی اورجدید ریسرچ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے انسان کا ز ف خاک کے اجزاء سے بنتا ہے۔

(2) جنِین کے مراحل

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةُ عَلَقَة فَخَلَقْنَا العَلَقَة مضغة فَخَلَقنَا المضغَةَعَظَاماً فَكَسُونَا العِظَامَ لَحْمَا ---(سورئه مبارکه مومنون ۱٤)

ترجمہ:

پھر ز ف کو علق بنایا ہے اور پھر علق سے مضغہ پیدا کیا ہے اور پھر مضغہ سے یاں پیدا کی ہیں اور پھر - یوں پـر وسـت

چڑھایا ہے۔

توضیح:

جنین کا پہلا مرحلہ مرد وزن کے جنسی سیل کاہے اس کے بعد ز ف رحم زن میں علق کی صورت اختیار کرلیتا ہے اور پھـر

اس کے بعد یہ مضغہ میں تبدیل ہوجاتا ہے اور اس کے بعد اس میں یاں پیدا ہوتی ہے اورپھر اُن یوں پر وست چڑ تا ہے۔

اور یہ وہ مراحل ہیں جن تک آج کی سائنسی دنیا بہت زیادہ تحقیق اور جستجو کے بعد پہنچی ہے۔

(3) تاریکی میں خلقت

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطونِ امّهاتِكُمْ خَلْقًا مِن بعد خَلْقٍ فى ظُلُماتٍ ثلاث--- (سورئہ مبارکہ زمر ، ٦)

ترجمہ:

وہ تم کو تمہاری ماؤں کے کم میں تخلیق کی مختلف منزلوں سے گزارتا ہے اور یہ سب تین تاریـیوں میں ہوتا ہے۔

توضیح:

اُ باء کے مطابق تین تاریکیوں سے مراد وہ پردے ہیں جن میں جنین ولادت سے پہلے کے مراحل طے کرتا ہے اور وہ تین تاریکیاں یہ ہیں:

1۔ تاریکی شکم 2۔ تاریکی رحم 3۔ تاریکی مسیمہ (بچہ دانی)

حقیقت امر یہ ہے یہ خالق کائنات کا کمال تخلیق ہے ورنہ انسان کا جیسا حسین نقش ایسی تاریکیوں میں ابھار دینا اور وہ بھی قطرہ آب پر جس کے نقش کو ہمیشہ غیر مستقر اور نقش بر آب کیا جاتا ہے رف پروردگار کا کمال ہے ۔ دنیا کا کوئی نقاش تو سوچ بھی نہیں تا ہے تخلیق کا کیا سوال ہے۔

(4) بڑھاپا

وَمَنْ نعمّرْه ننكّسهُ فى الخَلْقِ أفَلا يعقلون -(سورئه مباركه يس،٦٨)

ترجمہ:

اور ہم جسے ویل عمر دیتے ہیں تو اُسے خلقت میں بچپنے کی طرف واپس کردیتے ہیں کیا یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

توضیح:

اُ باء کا کہنا ہے جسم میں 50 سال کے بعد ضعف پیدا ہونا شروع ہوجاتا ہے مثال کے ور پر انسان کا دل ایک اندازے کے مطابق ہر سال 3 کروڑ 6لاکھ بار پھیلتا اور کرتا ہے اور پھر تدریجی ور پر یہ رفتار م ہوجاتی ہے اور وہ سیل جو بدن کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں نابود ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

(5) کشش ِثقل

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا-   (سورئہ مبارکہ مرسلات، ۲۵)

ترجمہ:

کیا ہم نے زمین کو ایک جمع کرنے والا ظرف نہیں بنایا ہے۔

توضیح:

کفات کے معنی جمع کرنے اور سمیٹنے کے ہیں زمین تمام چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی اور جذب کرتی ہے۔

ممکن ہے لفظ "کفات "(جس کے معنی جمع اور جذب کرنے کے ہیں) کا استعمال کشش ثقل کی طرف اشارہ ہو ۔ کہا جاتا ہے ابوریحان بیرونی (م440ھ ق) وہ پہلے سائنسدان تھے جنہوں نے کشش ثقل کو دریافت کیا لیکن مشہور یہ ہے سترویں صدی (17) عیسوی میں نیوٹن نے کشش ثقل کا انکشاف کیا تھا۔

(6) زمین کی گردش

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهٰادا- (سورئہ مبارکہ نبائ،٦)

ترجمہ:

کیا ہم نے زمین کو گہوار نہیں بنایا ہے۔

توضیح:

جس طرح گہوارہ حر ت کرتا ہے لیکن گہوارہ کی حر ت بچے کے لیے پریسانی اور اضطراب کا سبب نہیں ہے بالکل اسی طرح زمین بھی حر ت کرتی ہے لیکن اس کی حر ت اُس پر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے با اضطراب و پریسانی نہیں ہے۔

علمی اور نعتی ترقی اور پیش رفت کے نتیجے میں یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے زمین بہت تیزی سے حر ت کررہی ہے اور سائنسدانوں نے ابھی تک زمین کی 14 طرح کی حر ت کو دریافت کیا ہے۔

(7) وسعت آسمان

وَ السَّمَاءِ بَنَيْنَاهٰا بِأَيِيدٍ وَاِنَّ لَموسِعُونَ-(سورئہ مبارکہ ذاریات،٤٧)

ترجمہ:

اور آسمان کو ہم نے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم ہی اسے و عت دینے والے ہیں۔

توضیح:

سائنٔ رانوں کا کہنا ہے فٔ۰ا میں (جو کروڑں ککساں پر مستمل ہے) بہت تیزی سے و عت پیدا ہورہی ہے جـس کا انـرازہ سیاروں کے مزید دور ہونے کی وجہ ے گایا یا ہے ایک اندازہ کے مطابق فٔ۰ا میں ایک سیٔن میں 66 ہزار کلومیٹر و ـعت پیـرا ہـوتی ہے۔

(8) سیاروں کی خلقت

ثُمّ استَوىٰ اِلَى السَّماءِ وَهِيَ دُخَانٌ-(سورئہ مبارکہ فصلت ، ۱۱)

ترجمہ:

اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف رخ کیا جو بالکل د واں تھا۔

توضیح:

جدید ریسرچ کے مطابق جہان مختلف یسوں سے مل کر بنا ہے جس کا اصی عنصر ہائیو روجن اور باقی ہلیـوم ہے یسـوں کا یہ مجمو بادل کی صورت اختیار کرنے کے بعد بڑے بڑے عنا ر کی صورت میں تبدیل ہو یا اور پھر آخر میں اسی مجمو نے ککسـاں کـی صورت اختیار کرلی ہے۔ سیاروں کی خلقت کے بارے میں سائنٔ رانوں کے اس نظریہ کی طرف قرآن نے بھی اسارہ کیا ہے۔

(9)سبز درخت سے آگ

الذی جَعَلَ لَکُم مِنَ الشَّجَرا الْأَخْضَرِ نَارا-(سورئہ مبارکہ یس،۸۰)

ترجمہ:

جس نے تمہارے واسے رے درخت سے آگ پیدا کردی۔

توضیح:

کن ہے کسی کے ذ ن میں یہ سوال ابھرے آگ تو خ ک درخت سے حاصل ہوتی ہے پھر قرآن نے آگ کا منساء سبز درخت کو کیوں قرار دیا ہے؟

قابل توجہ بات یہ ہے فقط سبزدرخت ہی سورج سے کاربن کے ذخیرہ اندوزی کا کام انجام دے تا ہے۔ اور قرآن کی اس آیت میں اسی چیز کی طرف اسارہ کیا یا ہے۔

(10) پہاڑوں کی حرکت

وَتَرَی الجِبَالَ تَحسَبُھاجامدۃ وَھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السحاب-(سورئہ مبارکہ نمل،۸۸)

ترجمہ:

اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں مضبوط اور ب ہوئے سمجھتے ہو حالانکہ یہ بادل کی طرح اڑے اڑے پھریں گے۔

توضیح:

ظا ری ور پر پہاڑوں کی حر ت ابل مسا رہ نہیں ہے ہ ا ہمیں چاہیے سوچیں پہاڑوں کی حر ت سے کیا مراد ہے؟

زمین حر ت کرتی ہے کیا یہی حر ت مراد ہے؟

ایٹم کے ذرات بھی حر ت کرتے ہیں اور پہاڑ ایٹم کے ذرات سے مل کر بنیں ہیں تو کیا یہ حر ت مرا د ہے؟ یا کوئی اور ؟

(11) پہاڑ

وَالجِبَالَ أَوتادا-(سورئه مبارکه نباء ،٧)

ترجمہ:

اور کیا ہم نے پہاڑوں کی میخیں ز ب نہیں کی ہیں۔

توضیح:

زمین کے اندر آتشی مواد موجود ہے جس کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہے یہ لمبے لمبے پہاڑ زمین پر اس لیے بنائے گئے ہیں تا -

زمین اپنی داخلی حرارت کے سبب نہ لرزے جس طرح کھانے کی دیگ پر اینٹ وغیرہ رکھ دی جاتی ہے۔

قرآن نے ایک علمی راز کا انکساف کرتے ہوئے پہاڑوں کو زمین کی میخیں قراردیا ہے۔

(12) ہر چیز کا جوڑا

وَمِن ْ کلّ شئٍ خَلَقنٰا زوجین-(سورئہ مبارکہ ذاریات،٤٩)

ترجمہ:

اور ہم نے ر چیز میں سے جوڑا بنایا ہے۔

توضیح:

سائنسدانوں کے مطابق ر چیز کا وجود ایٹم سے ہے اور ایٹم دوچیزوں یعنی الیکٹرون (منفی) اور پروٹون (مثبت) سے مل کر بنتا ہے۔

(13) ستون آسمان

أَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاوٰاتِ بِغَیْرٍ عَمَدٍ تَرَونَھَا---(سورئہ مبارکہ، رعد ٢)

ترجمہ:

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ایسے ستون کے جسے تم دیکھ رہے ہو بلند کردیا ہے۔

توضیح:

عمد کے معنی ستون کے ہیں۔

جدید پیسرفت سے یہ بات ثابت ہے زمین ۱۰۰ میں تیزی کے ساتھ حرکت کررہی ہے اور قوت جاذبہ (جو سورج اور دوسرے سیارات کے درمیان رابطہ کے ور پر موجود ہے) کی مدد سے ر سیارہ اپنے دائرہ میں محو حرکت ہے۔

قرآن کی آیت میں (آسمان غیر قابل مساہدہ ستون پر ٹہرا ہوا ہے) اس قوت کی طرف اسارہ ہے۔

(14) گول زمین

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ المِشَرِقِ وَالْمَغارب---(سورئہ مبارکہ معارج،۴۰)

ترجمہ:

میں تمام مسرق و مغرب کے پروردگار کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔

توضیح:

آیت میں متعدد مسرق اور مغرب کا ذکر زمیں کے ول ہونے کی طرف اسارہ ہے اس لیے زمین کا ر نقطہ ایک گروہ کے لیے مسرق اور دوسرے گروہ کے لیے مغرب ہے سن 18 ویں صدی عیسوی میں زمین کے ول ہونے کا نظریہ پیش ہوا ہے ورنہ اس سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا زمین مسطح یا مخروطی (گاجر کی کل کی) ہے۔

(15) پانی سے خلقت

وَجَعَلْنا مِنَ الْمٰاءِ کلُّ شی ءٍ حیّ ---(سورئہ مبارکہ انبیاء۳۰)

ترجمہ:

اور ہر جاندار کو پانی سے قرار دیا ہے۔

توضیح:

اس سلسلے میں کئی احتمال موجود ہیں:

1۔ موجودات کے بدن میں کافی مقدار میں پانی پایا جاتا ہے۔

2۔ تمام جانداروں اور نباتات کی زندگی پانی سے وابستہ ہے۔

3۔ سب سے پہلی زندہ مخلوق دریا کے پانی میں وجود میں آئی ہے۔

(16) درختوں میں نظام زوجیت

وَمِنْ کلّ الثمرات جَعل فِیها زَوْجَیْن اثنین--- (سورئہ مبارکہ رعد،۳)

ترجمہ:

اور (خدا وہ ہے جس نے) زمین میں ر پھل کا جوڑا قرار دیا ۔

توضیح:

لینئہ وہ پہلا سائنز ران تھا جس نے 1707 صدی عیسوی میں درختوں میں نظام زوجیت کے نظریہ کو پیش کیا۔ جو آج ایک ثابت رہ ئی نظریہ کے ور پر قابل قبول ہے۔ قرآن کریم نے صدیوں پہلے درختوں میں نظام زوجیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(17) سورج کی گردش

وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرّھا -(سورئہ مبارکہ یس،۳۸)

ترجمہ:

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے۔

توضیح:

کوپرنیک، کپلر اور گالیلہ آفتاب کو ثابت سمجھتے تھے لیکن جدید دور میں یہ بات ثابت ہے آفتاب کی تین حرکتیں ہیں:

1۔ وضعی حرکت : سورج کا اپنے گرد چکر لگانا یہ حرکت 25 روز میں ایک مرتبہ انجام پاتی ہے۔

2۔ انتقالی حرکت: یہ حرکت منظومہ شمسی کے ہمراہ ر سیکنڈ میں 19 /5 کلومیٹر انجام پاتی ہے۔

3۔ مرکز کہکشاں گرد یہ حرکت ر سیکنڈ میں 335 کلو میٹر کی رفتار سے ہوتی ہے۔

(18)حیوانات کی گفتگو

قالت نَمْلَة یٰا ایُّهَا النَّمْلُ اُدْخُلوا مَسَاکِنَکُم-(سورئه مبارکه نمل،١٨)

ترجمہ:

ایک چیونٹی نے آواز دی   چیونٹیو سب اپنے اپنے سوراخوں میں داخل ہوجاؤ۔

توضیح:

قرآن نے حیوانات کی گفتگو کے چند نمونہ پیش یے ہیں جیسے ھدُ ھدُ کا جناب لیمان سے ہم کلام ہونا اور چیونٹیو کا آپس میں گفتگو کرناو۔

انسان اتنی ترقی اور پیش رفت کے باوجود ابھی تک حیوانات کی گفتگو سمجھنے سے تا ر ہے لیکن اُمید ہے   بسر آئندہ جو ہس اس راز سے پردہ اٹھا کر اس کے فوائد سے بہرہ مند ہوگا۔

(19) زمیں کے اردگرد کی فضاء

وَجَعَلْنٰا السَّمَاۓَ سَقْنًا مَحْفُوظَا----(سورئه مبارکه انبیاۓ-٣٢)

ترجمہ:

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چ ت کی طرح بنایا ہے۔

توضیح:

زمین کے اطراف کو کئی سو کلومیٹر تک تند وتیز ہوا کے دباؤ نے اپنے احا میں لیا ہوا ہے جس کی قوت دس میٹر فولادی چادر کے برابر ہے جو نہ فقط انسان کو ان عاعوں سے محفوظ رکھتی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف آرہی ہیں اور انسان کی لا ت کا سبب بنی کتی ہیں بلکہ ان پتھروں سے بھی محفوظ رکھتی ہے جو روزانہ 50 کلومیٹر فی سینہ کی رفتار سے زمین کی طرف آرہے ہیں۔ قرآن کی یہ آیت اسی چیز کی طرف اسارہ کرتی ہے۔

(20) پودوں میں عمل لقاح

وَ أَرْسَلْنٰا الرِّيٰاحَ لَواقِحَ----(سورئہ مبارکہ حجر،۲۲)

ترجمہ:

اور ہم نے ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بنا کر چلایا ہے۔

توضیح:

19 ویں صدی عیسوی کے سروع میں مائیکرو کوپ کی ایجاد سے سائنہ ران اس نتیجہ پر پہنچے پودوں میں تلقیہ کا عمل ایک ایسے معمولی ذرہ کی بنا پر انجام پاتا ہے جسے گردہ کہتے ہیں جو حسرات یا ہواؤں کے ذریعہ سے ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

کن ہے یہ آیت اس بات کی طرف اسارہ کررہی ہو بادلوں کے درمیان عمل تلقیہ ہوا کے ذریعہ۔ ہوتا ہے۔ بارش اور برف باری وغیرہ کا ہونا عمل ا ح کے بغیر انجام نہیں پا تا اور یہ چیز جدید تحقیقات کا نتیجہ ہے۔

(21) سورج کا تاریک ہونا

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجومُ انْکَدَرَتْ-(سورئہ مبارکہ تکویر ،۱-۲)

ترجمہ:

جب چادر آفتاب کو لپیٹ دیا جائے گا ، جب تارے گر پڑیں گے۔

توضیح:

آفتاب کی پر 6 زار اور اس کے اندر کئی لاکھ درجہ حرارت موجود ہے جو ایک آٹمی تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔علماء فلدیات کا کہنا ہے سورج کا وزن 2 /000 /000 /000 /000 /000 /000 /000 /000 /000 ٹن ہے جس میں سے ر سیونہ میں اس کا 40 ٹن وزن م ہوجاتا ہے اور یہی امر اس بات کا سبب ہے سورج ایک ویل مدت کے بعر تاریک ہوجائے گا۔

ساتویں فصل(ور وفکر)

(1) بہترین انتخاب

فَبَشِّرْ عِبٰادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُونَ أَحْسَنَه' --- أُولٰئِک هُمْ اُولوالألْباب-(سورئه مبارکه زمر،۱۸)

ترجمہ:

ان بندوں کو بسارت دے دیجئے جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اُس کا اتباع کرتے ہیں۔۔ یہی لوگ ہےیں جو صاحبان عقل ہیں۔

پیغام:

عقلمند انسان کا کمال کردار یہ ہے کسادہ دلی کے ساتھ سب کی باتیں ستا ہے اور جو بات اچھی ہوتی ہے اُس کا اتباع کرتا ہے۔

خداوند عالم صاحبان عقل کو چند خوشخبریاں دے رہا ہے۔

(1)۔ بندگانِ خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

(2)۔ خدا کی تعریف کے سزاوار ہیں۔

(3)۔ خداوند عالم عقل و خرد مندی کے تمغہ امتیاز سے نواز رہا ہے۔

(2) صاحبان علم اور صاحبان عقل

وتِلْکَ الْأَمْثالُ نَضْرِبُها لِلنَّاسِ وَمَا یَعْقِلْها اِلَّا الْعالِمُونَ-(سورئه مبارکه عنکبوت، ٤٣)

ترجمہ:

اور یہ مثالیں ہم تمام عالم انسانیت کے لیے بیان کررہے ہیں لیکن انہیں صاحبان علم کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ تاہے۔

پیغام:

خدا کے علاوہ جس چیز پر بھی اعتماد اور بھروسہ کیا جائے وہ غیر مستحکم اور عارضی ہے۔ خداوند صاحبان علم اور صاحبان عقل کی تعریف کرتا ہے اس لیے وہ جانتے ہیں زمین و آسمان کے خزانے خدا کے پاس ہیں ہمیں رف خدا پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔اور اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے ہمارا شمار بھی صاحبان علم اور صاحبان عقل میں سے ہوجائے۔

(3) کم عقل لوگ خدا کے نزدیک

اِنَّ شَرَّ الدّوآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُمّ البُکْم الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُونَ-(سورئه مبارکه انفال، ٢٢)

ترجمہ:

اللہ کے نزدیک بدترین زمین پر چلنے والے وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

پیغام:

انسان کی قدر و قیمت اس کی عقلمندی پر منحصر ہے اگر غوروفکر نہ کرے تو حق کو نہ پاسکے گا اور بدترین زمین پر چلنے والوں میں سے ہو جائے گا۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اُن افراد میں سے ہوں جن کی عقل کی خدا نے تعریف کی ہے حق کو قبول کریں اوراس کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

(4)صاحبان معرفت

أَلَّذِیْنَ یَذَکّرونَ اللّٰہَ قِیاماً و قُعُوداً و علَیٰ جُنُوبِھِمْ وَیتفکّرونَ فِی خَلْقِ السَّمواتِ وَالْأَرض---

ترجمہ:

جو لوگ اٹھتے ،بیٹھتے ، لیٹتے ، خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی تخلیق میں غوروفکر کرتے ہیں۔

پیغام:

عقلمندی کی نسانیوں میں سے ایک خدا کی معرفت اور کائنات کے امور میں غوروفکر کرنا ہے۔ صاحبان عقل اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں عالم ہستی کا ذرہ ذرہ حکمت اور تدبیر پر دلالت کرتا ہے اور کوئی چیز بھی بے نظم نہیں ہے۔

(5) ورو فکر کی د وت

قُلْ اِنّمَا أَعِظُکُم بِوٰاحِدةٍ انْ تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثْنی وَ فُرادَی ثُمَّ تتفکّروا----(سوره مبارکه سبأ،٤٦)

ترجمہ:

پیغمبر(ص) آپ کہہ دیجئے میں تمہیں رف اس بات کی نیحت کرتا ہوں اللہ کے لیے ایک ایک دو دو کرکے اٹھو اور پھر غوروفکر کرو۔

پیغام:

غور وفکر کے ساتھ خدا کی راہ میں حر ت کریں، چاہے اس راستہ میں ہم اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔

(6) ور و فکر کا مقام (1)

اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلیٰ قُلُوبٍ أقفَالُهَا-(سورئه مبارکه محمد،٢٤)

ترجمہ:

تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔

پیغام:

غور و فکر کرنے کا بہترین مقام خداوند متعال کا کلام ہے قرآن صحیح اور غلط راستہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ بدبخت اور سعادت مند افراد کے صفات کو بیان کرتے ہوئے ان کی مثالیں پیش کرتا ہے اور ان کے انجام سے آگاہ کرتا ہے تا راستہ کے انتخاب میں غور وفکر سے کام لیں۔

(7) غور و فکر کا مقام (2)

أَ وَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِی أَنْفُسِهِم---- (سورئه مبارکه روم، ۸)

ترجمہ:

کیا ان لوگوں نے اپنے اندر فکر نہیں کی ہے ۔

پیغام:

قرآن کریم ایک مقام پر ہمیں سوچنے کی دعوت دیتا ہے اور دوسرے مقام پر نہ سوچنے پر ملامت اور سرزنش کرتا ہے۔ انسان کی خلقت اس کی ضروریات ، زمین و آسمان کے انسجام اور کائنات کے جیسے اہم امور میں غور و فکر کرنا کمال اور معرفت کا پیش خیمہ ہے۔

(8) ور و فکر کا مقام (3)

--- وَ النجومُ مُسَخّرات بأمْرِہِ انَّ فِی ذالکَ لَأیاتٍ لِقَوْمٍ یَعْقَلُونَ-(سورئہ مبارکہ نحل،١٢)

ترجمہ:

اور ستارے بھی اس کے حکم کے تا۔ ہیں بے سک اس میں بھی صاحبان عقل کے لیے قدرت کی بہت سے نس-انیاں پ-ائی جاتی ہیں۔

پیغام:

ستاروں کی دنیا نہایت خوبصورت اور حیرت انگیز ہے یہاں تک قر آن ستاروں کی قسم کو ایک بہت بڑی قسم سمجھتا ہے۔

ستاروں کی حیرت انگیز حر ت ، ان کا ن م ،سب وروز کی آمد و رفت، خداوند متعال کی قدرت و حکمت کا مب-ین ب-وت ہے ج-و انسان کے لیے غور وفکر کا م-ام ہے۔

(9) ور و فکر کا مقام (4)

وَمِنْ ثَمَراتِ النَّخِیلِ وَالأَعْناب --- لِآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُون-(سورئہ مبارکہ نحل، ٦٧)

ترجمہ:

اور پھر خر اور انگور کے پ لوں سے --- اس میں بھی صاحبان عقل کے لیے نسانیاں پائی جاتی ہیں۔

پیغام:

ہم روز مختلف پھلوں اور خوش ذائقہ غذاؤں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی بھوک مٹاتے ہیں اور اس کے علاوہ بدن کو جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان سے استفادہ کرتے ہوئے توانائی اور سادابی حاصل کرتے ہیں۔

جو غذائیں ہم استعمال کرتے ہیں وہ تمام زمین سے وجود میں آتی ہیں اور ان کا اس حالت میں آنا ۔ مٹی ،پانی ، ہوا اور سورج کی روسنی کے دقیق اور ظریف عمل کی وجہ سے ہے اور یہ چیز ان کے پیدا کرنے والے کی حکمت وتدبیر کی طرف اسارہ کرتی ہے۔

(10) غور و فکر کا مقام (5)

انَّ فِی خَلْقِ السَّمَوٰاتِ وَ الْأَرْضِ--- لایاتٍ لِقَوْمٍ یَعْقِلُون-(سورئہ مبارکہ بقرہ،١٦٤)

ترجمہ:

بے سک زمین و آسمان کی خلقت میں ۔۔۔ صاحبان عقل کے لیے اللہ کی نسانیاں پائی جاتی ہیں۔

پیغام:

کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی وحدانیت کی طرف اسارہ کررہا ہے اور جو صاحبان علم و فہم ہیں وہ اسے سمجھتے ہیں۔

(11) غور و فکر کا مقام (6)

وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّۃً وَ رَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذَلِکَ لَاٰیَاتٍ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُونَ-(سورئه مبارکه روم، ٢١)

ترجمہ:

اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے اس میں صاحبان فکر کے لیے بہت سی نسانیاں پائی جاتی ہیں۔

پیغام:

غورو فکر کا ایک مقام نظام خانوادہ ہے۔ اگر نظام خانوادگی صحیح نہ ہو تو پورا معاسرہ خراب ہو جاتا ہے۔ نظام خانوادہ ایک ایسی عمارت کی طرح ہے جس کے کئی ستون ہوں۔ جن میں حجاب، عفت، ازدواج اور پیار ومحبت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اگر یہ ستون نہ ہوں عمارت نہیں ٹہر کتی بعض قوموں نے ٹیکنالوجی میں تو ترقی اور پیش رفت کی ہے مگر نظام خانوادگی میں انحطاط کا شکار ہونے کی وجہ سے مختلف مسائلات سے دوچار ہیں کیا ہم ایک صحیح و سالم گھرانے کے ساتھ ٹیکنالوجی میں ترقی نہیں کرتے ہیں؟

(12) غور و فکر کا مقام (7)

أَفَلَمْ یَسِیْرُوا فِی الْأَرْضِ فَتَکُونَ لَهُمْ قُلُوب یَعْقِلُونَ بِها---(سورئه مبارکه حج، ٤٦)

ترجمہ :

کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں تا ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق باتوںکو) سمجھتے۔

پیغام:

ست اقوام کے نسیب وفراز پر غور کرنے سے ہماری فکر کوہ مند ہو کتی ہے اور ان کے حالات سے راہنمائی حاصل کر کے اپنے بہتر مستقبل کے لیے قدم اٹھاتے ہیں۔

ہمیں چاہیئے ان افراد کا جنہوں نے اپنی عمر کے ی ق لمحات سے بھرپور استفادہ کیا اور علم و معرفت کے درجات تک پہنچ گئے ان افراد کے ساتھ موازنہ کریں جنہوں نے اپنی زندگی کو تباہ و برباد کیا ہے اس کے بعد صحیح راستہ کا انتخاب کریں۔

(13) کم عقل لوگ ق کے دشمن

تَحْسبُهُم جَمِيْعًا وَ قُلو بُهُمْ شتّى ذالک بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ -(سورئہ مبارکہ حشر،١٤)

ترجمہ:

تم گمان کروگے سب کے سب ایک (جان) ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے بے گانہ ہیں یہ اس وجہ سے - یہ لوگ بے عقل ہیں۔

پیغام:

م عقل لوگ ظاہری ور پر ایک دوسرے کے دوست دکھائی دیتے ہیں درحقیقت اُن میں سے ر ایک اپنا ائدہ چاہتا ہے سر انجام آپس میں جھگڑنے لگتے ہیں۔

صاحبان عقل اور خدا پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر سب ایک جگہ جمع ہوجائیں تو اُن میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں ہوتا۔

(14) دشمنان ق کا سر انجام

و قَذَفَ فِی قُلُوبِهِمْ الرُّعْبِ--- فَاعْتَبِرُوا يَا أُوْلِی الْأَبْصٰار-

ترجمہ :

اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) ر ب ڈال دیا ۔۔۔ اے آنکھ والو عبرت حاصل کرو۔

پیغام:

ایک اور مقام فکر یہ ہے دیکھو کس طرح حق کی مخالفت کرنے والے سر توڑ حق کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے مگر وہ خود مٹ گئے اور حق باقی رہا ہے۔

نمرود اور فرعون کس طرح اپنی سان و سو ت کے باوجود نیست ونابود ہوگئے۔ وہ کچھ ہی عرے کے لیے قدرت کو حاصل کر سکے مگر ویل عر کے لیے نابودی کا سکار ہوگئے کوئی بھی حکومت ظلم و ا تبداد پر استوار نہیں رہ کتی ہے۔

دنیاوی حکمرانوں کی زندگی کے نسیب و فراز صاحبان عقل کے لیے درس عبرت ہیں۔

(15)کم عقلی پلیدگی و گندگی ہے

وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلى الَّذِيْنَ لَا يَعْقَلُونَ-(سورئہ مبارکہ یونس ١٠٠)

ترجمہ :

جو لوگ عقل سے کام نہیںلیتے خداوند عالم ان ہی لو وں پر (کفر کی) ندگی ڈال دیتا ہے۔

پیغام:

عقل و خرد انسان کو نیکی کی طرف دعوت دیتی ہے جب م عقی انسان کو ندگی کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے۔

(16) کم عقلی کا نتیجہ

وَ قَالُوا لَو كنّا نَسْمَعُ او نعقِلُ مَا كُنَّا فِی أَصْحَابِ السَّعیر(سورئہ مبارکہ ملک ، ١٠)

ترجمہ :

اور کہیں گے اگر ان کی بات نتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔۔

پیغام:

کن ہے کافروں کا یہ اعتراف دنیا و آخرت دونوں سے متعلق ہو اس لیے دنیا کی زندگی بھی اگر خدا سے دور رہ کر گزاری جائے تو جہنم میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

(17) کیا صاحبان عقل اور کم عقل مساوی ہیں

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الأَعْمٰى وَالْبَصِير أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ -(سورئہ مبارکہ انعام- ۵۰)

ترجمہ :

پوچھئے کیا اندھے اور بینا برابر ہوتے ہیں آخر تم کیوں نہیں سوچتے ہو۔

پیغام:

کبھی ایک مطلب کی تاکید کے لیے اُسے سوال کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے یہ بات روسن ہے صاحبان عقل اور کم عقل برابر نہیں ہیں جیسا روسنی و تاریکی ، علم و جہل مساوی نہیں ہیں۔

جو چیز اہم ہے وہ یہ ہمیں کوسش کرنی چاہئے ہمارا سمار بھی صاحبان عقل میں سے ہوجائے۔

(18) معرفت اور آگاہی کے ساتھ

قُلْ هٰذِهِ سَبِيْلِىْ أَدْعُو اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَ مَنْ اِتَّبَعَنِىْ--- (سورئہ مبارکہ یوسف، ۱۰۸)

ترجمہ :

آپ کہہ دیجئے یہی میرا راستہ ہے میں بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں اورمیرے ساتھ میرا اتباع کرنے والا بھی ہے۔

پیغام:

انبیاء و اولیاء کی تبلیغ معرفت و آگاہی پر استوار ہے۔ وہ راستہ جس کی طرف انبیاء ہماری ہدایت اور رہنمائی کرتے ہیں ہم اُسے اپنے ارادہ و اختیار سے انتخاب کرتے ہیں جبکہ ستمگران اور طاغوتی افراد زبردستی لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(19) وسوسہ شیطان

وَلَقَدْ أَضَلّ مِنْكُمْ جبلاً كَثِيْراً أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُوْنَ-(سورئہ مبارکہ یس ،٦٢)

ترجمہ :

اس سیطان نے تم میں سے بہت سی نسلوں کو گمراہ کردیا ہے تو کیا تم بھی عقل استعمال نہیں کروگے ۔

پیغام:

امام علی - نے فرمایا: صحیح فکر کا نتیجہ حق کی پیروی ہے۔ سیطان برائیوں کو خوبصورت بنا کر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور اس طرح وہ ہمیں فریب دیتا ہے لیکن صاحبان فکر سیطان کے فریب میں نہیں آتے وہ نیک افراد کی سیرت پر عمل کرتے ہیں اور برے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

(20)میدان عمل

أتَامَرُونَ النّاس بِالبِرّ وَتَنْسَونَ أَنْفُسَكُم و أَنْتُمْ تَتلونَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تعقلونَ- (سورئه مباركه بقره، ٤٤)

ترجمہ:

کیا تم لو وں کو نییوں کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو جب کتاب خدا کی تلاوت بھی کرتے ہو کیا تمہارے پاس عقل نہیں ہے۔

پیغام:

صاحبان علم سے یہ تو کی جاتی ہے وہ نیک کاموں میں پیش پیش ہوں ۔ امام عی - سے منقول ہے فکر یہ- ہے - جو جانتے ہو اسے بیان کرو اور جو کہہ رہے ہو اُس پر عمل کرو۔

(21) کافروں کی کم عقلی

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَروا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمٰا لا يَسْمَعُ الّا دُعٰاء وَ نِداء صُمّ بُكم عُمْى فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ-(سورئه مباركه بقره، ١٧١)

ترجمہ :

جو لوگ کافر ہوگئے ہیں ان کے پکارنے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو جانوروں کو آواز دے اور جانور پکار اور آواز کے علاوہ کچھ نہ سنیں اور نہ سمجھیں۔ یہ کانار بہرے ، ونگے اور اندھے ہیں انہیں عقل سے سروکار نہیں ہے۔

پیغام:

انسان عقل کی روشنی میں صحیح راستہ کو پاتا ہے مگر کافروں نے اپنے آپ کو اس عظیم نعمت سے محروم کیا ہوا ہے۔

آٹھویں فصل(انسان)

(1) بہترین ساخت

لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِیْ أَحْسَنِ تَقْوِیْم- ثُمَّ رَدِدْ ناہ أَسْفَلَ سَافِلِیْنَ-

ترجمہ:

ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے ۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔

پیغام:

تادر مطلق اگر چا تا تو انسان کو اس طرح بھی خلق کر تا تھا فتط اچھائی کاانتخاب کرے لیکن یہ چیز انس-ان کی فض-یلت و برتری کا با ن بنتی انسان کی برتری اسی میں ہے وہ خود اپنی مرضی سے صحیح راہ کا انتخاب کرے۔ انسان کے سامنے دو راہ-یں ہ-یں ایک کمال اور عادت کی راہ اور دوسری گمراہی اور پستی کی راہ ۔

(2)خود آگاہ

بَلْ الانسانُ عَلٰی نفسه بَصِیْرَة-(سورہ مبارکہ قیامت ، ٤٠)

ترجمہ:

بلکہ انسان خود بھی اپنے نفس کے حالات سے خوب باخبر ہے۔

پیغام:

انسان خود آگاہی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اپنے نفس پر مسلط ہوکر اس کے حالات سے خوب باخبر ہو تا ہے۔ انسان کی اس آگاہی کو علم حضوری کہتے ہیں لیکن حیرت کی بات ہے بعض افراد اپنے آپ کو د و دیتے ہیں ویا وہ اپنے بارے میں کچھ ھ ہس نہیں جانتے۔ قرآن مجید نے اس انسان کا تعرف کرایا ہے جو ابھی تک محققین اور روان سناس افراد کے لیے ناسناختہ ہے۔

(3) خود فریبی

بَلْ يُرِيْدُ الاِنْسٰانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ-(سورہ مبارکه قیامت،٥)

ترجمہ:

بلکہ انسان یہ چا تا ہے اپنے سامنے برائی کرتا چلا جائے۔

پیغام:

بعض افراد دوسروں کو د و دیتے ہیں جبکہ بعض خود اپنے آپ کو د و دیتے ہیں غلط راہ کا انتخاب در حقیقت ا پنے آپ کو د و اور فریب دینے کے مترادف ہے۔

(4) آزاد

أَيَحْسَبُ الْاِنْسَانَ أَنْ يُتْرَکَ سُدیٰ-(سورہ مبارکہ قیامت،۳٦)

ترجمہ:

کیا انسان کا خیال ہے اُسے اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا۔

پیغام:

ذرا سی فکر رکھنے والا انسان کبھی بھی کام کو بغیر رف کے انجام نہیں دیتا ہے بلکہ کام سروع کرنے سے پہلے اس لسلے میں مختلف پروگرام بھی ترتیب دیتا ہیں۔ تو کیا خداوندعالم جو خالق فکر ہے کسی کام کو بغیر رف اور مقصد کے انجام دے تا ہے؟ کیا انسان کی عجیب و غریب خلقت بغیر کسی رف کے وجود میں آئی ہے؟

یقینا انسان کی خلقت ایک بہت عٔیم مقصد کے تحت وجود میں آئی ہے ہمیں چاہئے اس عٔیم مقصد کو جاننے کے بعد اس کے حصول کے لیے کوساں رہیں۔

(5) فرشتوں کے مقابل

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلاٰ ئِکَةِ اسْجُدُوا لِأٰدَمَ فَسَجَدُوا ---(سورئہ مبارکہ بقرہ - ۳٤)

ترجمہ:

اور یاد کرو وہ موقع جب ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کے لیے سجدہ کرو۔۔۔

پیغام:

انسان میں یہ صلاحیت موجود ہے اس مقام تک پہنچ جائے جہاں فرشتے پروردگار کے حکم سے اُسے سجدہ کریں۔ فرشتے انسان کامل کے سامنے سجدہ کرتے ہیںاور ثابت قدم مومنین کے حضور حاضر ہوکر انہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

(6) خبردار

أَلَمْ أَعْهَد اِلَيْكُمْ يا بَنِى اٰدَمَ أنْ لَا تَعْبُدُوا الشَيْطَانَ اِنَّه' لَكُمْ عَدوّ مُبِيْنَ- (سورئه مباركه يس، ٦٠)

ترجمہ:

اولاد آدم کیا ہم نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا خبردار شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

پیغام:

شیطان کا وسوسہ یہ ہے وہ برائی کو خوبصورت بناکر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے لیکن ایک صاحب فکر اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے اُسے اپنے آپ کو اس وسوسہ شیطانی سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

خداوند عالم نے ہمیں ، فکر سلیم او پاکیزہ نفس عطا کیا ، کیا ان تمام چیزوں کی عطا وہ عہد نہیں جو خدا نے ہم سے لیا ہے؟

(7) نقطہ ضعف کامل

انَّ الْاِنْسانَ خُلِقَ هَلُوعًا o وَاِذَا مَسّه الشَّرُّ جُزُوعًا o وَاِذا مَسَّهُ الخَيْرُ مَنُوعًا o(سورہ مبارکہ معارج،۱۹-۲۱)

ترجمہ:

بے شک انسان بڑا لالچی ہے۔ جب تکلیف پہنچ جاتی ہے تو فریادی بن جاتا ہے۔ اور جب مال مل جاتا ہے تو بخیل ہوجاتا ہے علاوہ نمازیوں کے۔

پیغام:

اگر انسان اپنا تزکیہ نفس نہ کرے تو اس میں حیوانی صفات پیدا ہوجاتی ہیں مشکلات میں جلد رنجیدہ اور خوشحالی میں ناشکرا ہوجاتا ہے۔ صرف اپنا فائدہ دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو آزار و اذیت پہنچانے سے رنجیدہ خاطر نہیں ہوتا۔ انسان کے نقاط ضعف کا حل خدا سے رابطہ ہے اور خدا سے رابطہ کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

(8) امتحان

اِنَّا جَعَلْنا ما عَلَىٰ الأَرْضِ زِيْنَةً لَها لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلا- (سورہ مبارکہ کہف،۷)

ترجمہ:

بے سک ہم نے روئے زمین کی ر چیز کو زمین کی زینت قرار دے دیا ہے تا ان لو وں کا امتحان لیں ان میں سے عمل کے اعتبار سے سب سے بہتر کون ہے۔

پیغام:

گھر، باغ وغیرہ زمین کی زینت ہیں لیکن ایک انسان کی زینت اس کا ایمان ہے دنیا کی ظا ری زینت کے حصول کی خاطر معنوی زینت کو قربان نہ کریں دنیا کی زندگی اس بات کا امتحان ہے معلوم ہوجائے کون ظا ری و عارضی زینت اور کون معنوی اور ابدی زینت کا انتخاب کرتا ہے۔

(9) مورد تنقید

و اِنّا اذا أَذَقْنا الاِنْسٰانَ مِنّارَحْمَةً فَرِحَ بِهٰا---(سوره مبارکه شوریٰ، ٤٨)

ترجمہ:

اور ہم جب کسی انسان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اکڑ جاتا ہے۔

پیغام:

ہماری بعض صفات خدا کے تنقید کا نشانہ بنتی ہیں اور اس تنقید کا مقصد ہماری اصلاح کرنا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں اس تنقید برای اصلاح سے بہرہ مند ہوں اور اپنے اندر موجود ضعیف ذات کی اصلاح کریں تو ہمیں چاہیئے ہم خوسی اور غمی میں خدا کو یاد کریں۔ اور ایسے کاموں کی انجام دہی سے پرہیز کریں جو ہمارے لیے باعث پریشانی ہوں اس لیے بعض برے کاموں کی سزا اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

(10) زندگی کے مراحل

مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَه' فَقَدَّرَهO ثُمَّ أَمَاتَهُ فاقبره- (سوره مبارکه عبس،۱۹و ۲۱)

ترجمہ:

اُسے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر اس کا اندازمقرر کیا ہے ۔ پھر اُسے موت دے کر دفنا دیا۔

پیغام:

انسان کی زندگی دو مرحلوں پر مستمل ہے:

اس کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ وہ اپنے بچپنے سے لے کر بڑھاپے اور بڑھاپے سے لے کر برزنی زندگی تک کے مراحل کو طے کرے۔

اور اس کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ آزادی اور مکمل آگاہی کے ساتھ صحیح یا غلط راہ کا انتخاب کرے۔

(11) اختیار

اِنَّا ھَدَیْنَاہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِراً وَ اِمَّا کفوراً-(سورہ مبارکہ انسان ۳،)

ترجمہ:

یقیناً ہم نے اسے راستہ کی ہدایت دیدی ہے چاہے وہ شکر گزار ہوجائے یا کفران نعمت کرنے والا ہوجائے۔

پیغام:

عقل و فطرت ہمیں راہ حق کی طرف ، خواہش نفس اور سیطان ہمیں راہ باطل کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے - عقل و خردمندی سے کام لیتے ہوئے صحیح اور درست راہ کاانتخاب کریں۔

(12) انسان کا سوال

وَیَقُولُ الاِنْسَانُ اِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَیّاً---(سورئہ مبارکہ مریم ، ٦٦)

ترجمہ:

اور انسان یہ کہتا ہے کیا جب ہم مرجائیں گے تو دوبارہ زندہ کرکے نکالے جائیں گے۔

پیغام:

انسان کا یہ اعتراف وہ پہلے نہ تھا اور اب ہے قیامت کے قبول کرنے کے لیے کافی ہے۔

(13) غلط سوچ

أَيَحْسَبُ الْاِنْسٰانُ أَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ---(سورہ مبارکہ قیامت،۳۸)

ترجمہ:

کیا یہ انسان یہ خیال کرتا ہے ہم اس کی یوں کو جمع نہ کر کیں گے۔

پیغام:

گرمیوں میں ہم دیکھتے ہیں درخت خ ک ہوجاتے ہیں اور پھر مو م بہار میں یہی درخت سرسبر و ساداب دکھائی دیتے ہیں کیا یہ ہماری موت اور دوبارہ زندگی کے لیے بہترین نمونہ نہیں ہیں؟

(14) جانشین

اِنّی جاعِلٌ فِی الْأَرضِ خَلِیْفَة --- وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْأَسْماءَ کُلَّها--- (سورهمبارکه بقره،۳۰-۳۱)

ترجمہ:

میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والے ہوں۔ اور خدا نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔

پیغام:

انسان اسرف المخلوقات بن کر خدا کا جانسین اور خلیفہ بن تا ہے۔ انسان کا معلم خود پروردگار ہے اور انسان کمالات الٰہی کی تجلی کا نام ہے۔

(15)شیطان انسان کا دشمن

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوّ فَاتَّخِذوہ عدوّا-(سورہ مبارکہ فاطر ، ٦)

ترجمہ:

بے سک سیطان تمہارا دسمن ہے تو اسے دسمن سمجھو۔

پیغام:

عقل اور فطرت انسان کو نیی کی طرف دعوت دیتی ہے جبکہ وسوسہ سیطان اُسے برائی کی ترغیب دیتا ہے اور وسوسہ سیطان یہ ہے برای کو خوبصورت بنا کر انسان کے سامنے پیش کرتاہے لہٰ ا انسانوں کو چاہیئے ہوسیاری سے کام لیں تا - ظاہری دوست اور حقیقی دسمن کے فریب سے محفوظ رہیں۔

(16) امانت دار

اِنَّا عَرَضْنَا الأَمَانَةَ علی السَّماواتِ وَالأَرْضِ وَالجِْبَال---(سورہ مبارکہ احزاب ،۷۲)

ترجمہ:

بے سک ہم نے امانت کو آسمان ، زمین اور پہاڑ سب کے سامنے پیش کیا۔

پیغام:

کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کی تسبیح کرتا ہے لیکن انسان معرفت اور آگاہی کے ساتھ عقل و عور سے استفادہ کرتے ہوئے خدا کی راہ کا انتخاب کرتا ہے اور یہی چیز اس کے کمال تک پہنچنے کا سبب ہے ایسے میں انسان اگر اپنے مقام کو نہ پہچان کر حیوانی زندگی کو ترجیح دے تو کیا وہ ظالم و جابر نہ ہوجائے گا؟

(17) انسان ہوشیار ہوجاؤ

یَا ایُّھَا الْاِنْسَانُ مٰا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّیکَ فَعَدَلَکَ----(سورہ مبارکہ انفطار ،٦-٧)

ترجمہ:

اے انسان تجھے رب کریم کے بارے میں کس سے نے د و میں رکھا ہے اس نے تجھے پیدا کیا ہے پھر برابر کرکے متوازن بنایا ہے۔

پیغام:

کیا یہ مناسب ہے انسان خدا کی تمام نعمتوں کے سامنے جو اس نے بغیر کسی منت گزاری کے اس کے حوالے کی ہیں نا کری کرے۔

(18) کائنات انسان کے لیے

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِنْهُ---- (سورئه مبارکه جاثیه ۱۳،)

ترجمہ:

اور اسی نے تمہارے لیے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو مسخر کردیا ہے۔

پیغام:

حیوانات اپنی جبلت کے تحت زندگی گزارتے ہیں جبکہ انسان تمام کائنات میں تصرف کرکے اُسے اپنے استعمال میں لا تا ہے انسان خدا کی قدرت کا جلوہ ہونے کے سبب طبیعت میں تصرف کرتا ہے جیسا آج زمین کی گہرائی آسمان کی بلندی ، پہاڑوں کی چوٹی خشکی و تری سب ہی کے ذائقوں سے بہرہ مند ہے۔

(19) ۔ ش و کوشش کا رف

یا ایُّھا الاِنْسانُ اِنّکَ کادِح اِلی ربِّکَ کَدْحًا فَمُلاقِیه-(سورئہ مبارکه انشقاق ، ٦)

ترجمہ:

اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف جانے کی کوسش کرر ہا ہے تو ایک دن اس کا سامنا کرے گا۔

پیغام:

خدا کی طرف حر ت کے کیا معنی ہیں؟

کیا ہم سب کا کمال اور عادت کی طرف حر ت کرنا اس کمال مطلق کی طرف حر ت کرنا نہیں ہے؟ زندگی میں ہماری تمام تر کوسش کمال تک پہنچنے کے لیے ہوتی ہے جب بعض افراد یہ خیال کرتے ہیں مال و دولت کا حصول ہی کمال تک پہنچنا ہے۔

ہم سب ایک دن خدا کی بارگاہ میں حا ز ہوں گے۔ مومنین اس کی رحمت کے سا میں اور ک ار اس کے غ ب کا سکار ہوں گے۔

(20) خطره سے ہوشیار

کلّا اِنَّ الاِنْسانَ لَیَطْغٰی أَنْ رَأهُ استغنٰی -(سوره مبارکه علق،٦)

ترجمہ:

بے سک انسان سرکسی کرتاہے اپنے آپ کو بے نیاز خیال کرتا ہے۔

پیغام:

انسان کی بامقصد زندگی کا راز خدا سے رابطہ میں مضمر ہے اگر اس منبع فیض و کرم سے جدا ہوجائے تو پھر در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا جس کا نتیجہ مختلف جرائم اور فسادات کا مرتب ہونا ہے۔

(21)نا شکری

وَاِذَا أَنْعَمْنٰا عَلٰى الْاِنْسٰانِ أَعْرَضَ وَنٰأبِجانِبِه وَ اِذَا مَسَّه الشَرُ فَذُودُعٰاء عَرِيض- (سوره مباركه فصلت، ٥١)

ترجمہ:

اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں تو ہم سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور پہلو بدل کر الگ ہوجاتا ہے اور جب برائی پہنچ جاتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

پیام:

عارف انسان خوسحالی اور تنگ دستی میں بھی ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتا ہے۔

نویں فصل(ورت)

(1) معنوی مساوات

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰاتِ وَ المؤمِنِیْنَ وَالْمُؤمِنٰات--- (سورہ مبارکہ احزاب، ۳۵)

ترجمہ:

بے سک مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور مومن مرد اور مومن عورتیں۔۔۔

پیغام:

واضح رہے جہاں بھی خدا نے نیک صفات اور فضیلت و برتری کی بات کی ہے وہاں مرد اور عورت کو ایک ہی انداز سے یاد کیا ہے اس لیے نبی کا تعلق روح انسان ہے اور اُس میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اس آیت میں ان دس صفات حمیدہ کا ذکر کیا ہے جو مرد اور عورت میں یکساں پائی جاتی ہیں۔

(2) خلقت میں مساوات

یا ایُّھَا النَّاسُ اِنّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ و اُنْثیٰ---(سورہ مبارکہ حجرات ، ۱۳)

ترجمہ:

انسانو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔

پیغام:

تمام انسان خلقت کے اعتبار سے مساوی ہیں اور ان میں رنگ و نسل ، قوم قبیلے اور مرد اور عورت کے اعتبار سے کوئی امتیازی فرق نہیں ہے۔

انسان کی فضیلت اس کے اُس روحانی کمال سے وابستہ ہے جسے وہ اپنے ارادہ و اختیار سے حاصل کرتا ہے اور اس میں مـرد اور عـورت یکساں ہیں۔

(3) دورِ جاہلیت میں۔

وَ اِذَا بَشر احدُھُم بِالأُنْثیٰ ظَلَّ وَجْھُهُ-(سورہ مبارکہ نحل، ۵۸)

ترجمہ:

اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بسارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے۔

پیغام:

دور جاہلیت کی خصو یات میں سے ایک خصو یت یہ بھی تھی اُن سے لڑکیوں کا وجود برداست نہیں ہوتا تھا، قرآن کـریم اس نادانی کو رید تنقید کا نسانہ بناتے ہوئے اس کی ہ مت کرتا ہے۔

لڑکا یا لڑکی ہونا خدا کی حکمت سے وابستہ ہے اور اس لسلے میں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(4) معاشرتی مسائل میں

يا أَيُّهَا النَّبِی اِذَا جائُ کَ المؤمِناتُ يُبَايُعنکَ ---(سوره مبارکه ممتحنه، ۱۲)

ترجمہ:

پیغمبر (ص) اگر ایمان لانے والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لیے آئیں۔۔۔

پیغام:

عورتیں بھی مردوں کی طرح انبیاء کی دعوت کے انتخاب میں مکمل آزاد ہیں دور جاہلیت میں عورتوں کو حق انتخاب حاصل نہ تھا اور وہ آزادانہ تھیں۔ قرآن کریم نے اس عقیدہ جاہلیت کی مخالفت کرتے ہوئے پیغمبر اسلام (ص) کی بیعت کے دوران عورتوں کو بیعت کا مستقل حق دے کر انہیں اس بات کی اجازت دی وہ اجتماعی اور معاشرتی مسائل میں حصہ لے سکتی ہیں۔

(5) حجاب میں

يا أَيُّهَا النَّبِیْ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَناتِکَ ونِسَائُ المؤمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَ بيبِهِنَّ ---(سورئه مبارکه احزاب، ۵۹)

ترجمہ:

اے پیغمبر آپ اپنی بیویوں ، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے اپنی چادر کو اپنے اوپر لٹکائے رہا کریں۔۔۔

پیغام:

جاب پا رامنی کی طرف ایک قدم ہے اللہ تعالیٰ نظام خانوادہ کو پسند کرتا ہے اور بے جابی اور بے حیائی اس نظام کو تباہ و برباد کردیتی ہے اور مرد و عورت کو ناہ کی ترغیب دیتی ہے۔

اسلام مرد اور عورت کے روابط کے لسلے میں نہ افراط اور نہ تفریط کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس لسلے میں میانہ- روی سے کام لینے کا حکم دیتا ہے۔

(6) مورد خطاب

فَقُلْنا یا اٰدَمُ اِنَّ هٰذا عَدُّو لَکَ وَلِزَوْجِکَ---فَبَدَتْ لَهُما سَؤاتُهُما--- (سورئه مبارکه طه، ۱۲۰)

ترجمہ:

تو ہم نے کہا آدم یہ تمہارا اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔۔۔پس ان کا آگا پیچھا ظاہر ہو یا۔۔

پیغام:

توریت اور انجیل نے حضرت حوا کو حضرت آدم کے فریب کھانے کا اصلی عامل قرار دیا ہے جب قرآن نے دونوں سے یکساں خطاب کیا ہے اور وہی خطاب آج بھی دنیا کے تمام مردوں اور عورتوں سے ہے سیطان تم دونوں کا دسمن ہے اور چاہتا ہے تم دونوں کو دنیا و آخرت کی عادت سے محروم کردے لہٰذا ہوسیار رہو۔

(7) کافروں کے لئے مثال

ضَرَبَ اللّٰہ مثلاً لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَاتَ نوحٍ وامْرتَ لوط--(سورہ مبارکہ تحریم، ۱۰)

ترجمہ:

خدا نے کفر اختیار کرنے والوں کے لیے زوجہ نوح اور زوجہ لوط کی مسال بیان کی ہے۔

پیغام:

انسان ہدایت اور گمراہی کے راستہ کے انتخاب میں آزاد ہے اور اس مرحلہ میں مرد اور عورت کی کوئی قید نہیں ہے جیسا - حضرت نوح اور حضرت لوط علیہم السلام کی بیویوں نے پیغمبروں کی بیویاں ہونے کے باوجود ضلالت و گمراہی کا راستہ انتخاب کیا، اللہ تعالی نے یہاں جب کافر انسانوں کا تذکرہ کیا تو کافر عورتوں کی مسال پیش کی ہے اس لیے ہدایت اور گمراہی کا تعلق انسان کے ارادہ سے ہے اس میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(8) نمونہ عمل

رَبَّنَا اِنّی أَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَتِیْ----(سورہ مبارکہ ابراھیم، ۳۷)

ترجمہ:

پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو چھوڑ دیا ہے۔

پیغام:

حضرت ہاجرہ- حضرت ابراہیم - کے قدم بہ قدم صبر و استقامت اور اطا ت خداوندی کا پیکر اتم بنی ہوئی تھیں۔

حضرت ہاجرہ- کے صبر و استقامت نے اپنے سو ر اوربیٹے کے لیے بت کنی اور کمال عادت تک پہنچنے کے لیے راستہ ہموار کیا۔

حج کے بہت سے واجب اعمال حضرت ہاجرہ- کی فداکاری کی یاد میں انجام دیئے جاتے ہیں۔یعنی نمونہ عمل کے لیے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(9) صاحبان ایمان کے لیے مثال

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَت فِرْعَوْنَ---(سورہ مبارکہ تحریم، ۱۱)

ترجمہ:

اور خدا نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی زوجہ کی مثال بیان کی ہے---

پیغام:

اللہ تعالیٰ نے جب صاحبان ایمان کے لیے مثال پیش کرنا چاہی تو کسی نبی کا انتخاب نہ کیا بلکہ حضرت آسیہ علیہا السلام (زن فرعون) کو نمونہ کے طور پر پیش کیا۔

ظلم و ستم کا صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کرنا ایک نیک صفت ہے چاہے وہ صفت مرد میں پائی جاتی ہو یا عورت میں۔

(10) خدا سے ہم کلام

وَ أَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى أَنْ أَرْ ضِعيه--- فَالقيه فِي الْيَمْ--- (سورہ مبارکہ قصص،۷)

ترجمہ:

اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی کی اپنے بچے کو دودھ پلاؤ۔۔۔ اور اسے دریا میں ڈال دو۔

پیغام:

فرشتہ صاحبان ایمان سے ہم کلام ہوتا ہے چاہے وہ مرد ہوں یا عورت جناب موسیٰ جیسے اولی العزم نبی نیز تمام لائق اور شائستہ انسان اپنی والدہ کی تربیت کے مرہون منت ہیں۔

حضرت امام خمینی ایک مقام پر فرماتے ہیں "قرآن بھی انسانوں کی تربیت کرتا ہے اور عورت بھی انسانوں کی تربیت کرتی ہے" اور یہ چیز عورت کے بلند و بالا مقام و منزلت کے بیان کے لیے کافی ہے۔

(11) بہادر بہن

وَقَالَتْ لأُختِهِ قصّيهِ فَبَصُرَت بِهِ عَنْ جُنُب ---(سوره مبارکه قصص ۱۱،

ترجمہ:

مادر موسی نے ان کی بَ ن سے کہا تم بھی ان کا پیچھا کرو۔۔۔

پیغام:

جناب موسی - کی بَ ن نے بے خوف و خطر اپنے و ٔیفہ پر عمل کیا۔

تاریٔ میں عورتیں ہمیسہ ظلم و ستم کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنی سجا ت اور بہادری کا مظا رہ کرتی رہی ہیں۔

انھوں نے اپنے ایمان کی طاقت سے خدا کے ارادہ کو عٔ ں کردکھایا تا جناب موسی -زندہ رہیں اور فرعون صفحہ ہسـتی سے مٹ جائے۔

(12) محنت کش بہنیں

وَ جَد مِنْ دوٖنِھِمْ امرآتین تذودان---(سورئه مبارکه قصص ، ۲۳

ترجمہ:

اور اُن سے الگ دو عورتوں کو اور دیکھا جو جانوروں کو روکے کھڑی تھیں۔۔۔

پیغام:

عورتیں بھی مردوں کی طرح زندگی کی گاڑی چلانے کے لیے کام کاج کرتی ہیں جس طرح جناب - یب - کی لڑکیا-اں کام کرتی تھیں۔

عورتوں کے لیے کام کرنا کوئی عیب نہیں ہے البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے اس کی عفت و پاکیزگی پر کوئی آنچ نہ آئے جیسا مرد کے لیے بھی ضروری ہے اس طرح کام کرے حرام میںمبتلا نہ ہو۔

(13) فساد پھیلا نے والی

وَ رَاوَدَتْه' الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَ غَلَّقَت، الأَبْواب---(سوره مباركه يوسف، ۲۳)

ترجمہ:

اور اس نے ان سے اظہار محبت کیا جس کے گھر میں یوسف رہتے تھے اور دروازے بند کردیئے۔

پیغام:

ہر انسان دوسروں کے بھی فساد کا سبب بنتا ہے اور اس میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں ہے۔ شیطان سب کو بھڑکاتا ہے مرد اور عورت دونوں ہی کو شیطان سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

(14) فرشتہ صفت

اذ قالت الملائکۃ یا مریم انَّ اللّٰہ یُبَشِّرُکَ بِکَلمَۃٍ مِنْہ' اسمہُ المسیحُ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ---(سورہ مبارکہ آل عمران،٤٠)

ترجمہ:

اور اُس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا اے مریم خدا تم کو اپنے کلمہ مسیح عیسی بن مریم کی بسارت دے رہا ہے۔

پیغام:

جبرائیل فرستہ صفت انسان سے ہم کلام ہوتا ہے چاہے وہ انسان مرد ہو جیسے انبیاء یا عورت ہو جیسے حضرت مریم -۔

حضرت مریم - جیسی پاک و پاکیزہ خاتون ہی حضرت عیسیٰ - جیسے عظیم بچے کی پرورش کر سکتی تھیں۔

(15) ورت اور ذمہ داری

قَالَتْ یَا ایُّھَا الْمَلَؤا أَفْتونِی فِیْ امْرِی ---(سورہ مبارکہ نمل ، ٣٢)

ترجمہ:

اس عورت نے کہا میرے زعماء لت ! میرے مسئلہ میں رائے دو۔۔

پیغام:

ملکہ بلقیس نہایت ذہین اور تیز بین ہونے کے باوجود اہم مسائل میں دوسروں سے بھی مسورہ کرتی تھی۔

بعض افراد نے ملکہ کو جنگ کے لیے ابھارا مگر ملکہ نے عقلمندی سے کام لیا اور خود جناب لیماز- سے ملنے کے لیے چلی آئی -
کہیں ایسا نہ ہو ایک بلاوجہ جنگ میں ہزاروں لوگوں کی جانیں چلی جائیں۔ صحیح مدیریت ایک اچھی چیز ہے اس میں مرد اور عورت کا
کوئی فرق نہیں ہے۔

(16) برگزیدہ

وَ اذ قَالَتِ المِلاَئِکَۃُ یٰا مَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصطفیک و طَھّرکِ وَاصطفیٰکِ عَلٰی نساءِ العٰالمین-(سورہ مبارکہ آل عمران ، ٤٢)

ترجمہ:

اور اُس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے مریم کو آواز دی خدا نے تم کو چن لیا ہے اور پا یزہ بنادیا ہے اور عالمین کی عورتوں میں منتخب قرار دیدیا ہے۔

پیغام:

عورت ایسے بلند و بالا مقام پر پہنچ کتی ہے جہاں خدا اس کے لیے پیغام بھیجے فرشتے اُس سے ہم کلام ہوں اور آیات قرآن اس کی مدح سرائی کریں۔

کائنات میں چار برگزیدہ عورتیں ہیں۔ جناب مریم ، جناب آسیہ،جناب خدیجہ اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام یہ سب کی سب کائنات کی خواتین کے لیے نمونہ عمل ہیں۔

جناب مریم کا نام مریم پارہ مرتبہ قرآن میں آیا ہے اور یہ وہ نام ہے جسے خدا نے ان کے لیے منتخب کیا ہے۔

(17) رضاعت

وَالْوالِدٰاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كامِلَيْنِ----(سوره مبارکه بقره ، ۲۳۳)

ترجمہ:

اور مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلائیں گی۔

پیغام:

والدہ بچہ کی پیدائش میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ معاسرے میں ماں کا کردار ایک اہم کردار ہے ماں کے دودھ کے قطرے بچے کی جان کے لیے حیات نو کا کام کرتے ہیں۔ ماں کا دودھ بچہ کی جسمانی نسوونما کے علاوہ مہر و محبت کا عظیم سرچشمہ ہے۔

(18) احترام میں مساوی

وَقَضٰى رَبُّکَ أَلّا تَعبُدُوا اِلّا ايّاه وَ بالْوالِدِيْنِ اِحْسَانَا---(سورئہ مبارکه اسراء ، ۲۳)

ترجمہ:

اور آپ کے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ تم سب اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

پیغام:

جس طرح والد کے ساتھ نیکی کا حکم دیا یا ہے اسی طرح والدہ کے ساتھ بھی نیکی اور احسان کا حکم دیا یا ہے اس لحاظ سے دونوں یکساں ہیں اور ان کے ساتھ نیکی کو خدا نے اپنی عبادت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ بچے کی پرورش اور تربیت میں ماں نہایت مشقت کا سامنا کرتی ہے اس لئے احترام اور خدمت میں اُسے باپ پر فوقیت حاصل ہے۔

(19) درجات میں مساوی

وَعَدَ اللّٰهُ المومنينَ وَالمؤمِنَاتِ جنّات ---(سورئہ مبارکہ توبہ ، ۷۲)

ترجمہ:

اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

پیغام:

جس طرح مرد اور عورت کمال و عادات تک پہنچنے میں یکساں ہیں اسی طرح جنت کے حصول میں بھی اُن میں کوئی فرق نہیں ہے جو جتنے نیک اور اچھے کام انجام دے گا اتنا ہی بلند درجہ پائے گا۔

(20) پاکیزہ زندگی

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أنْثٰى وَهُوَ مؤمِن فَلَنُحَيِيَنَّه' حياةً طَيّبة- (سورہ مبارکہ نحل،۹۷)

ترجمہ:

جو سخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت بسر یک صاحب ایمان ہو ہم اُسے پا یزہ حیات عطا کریں گے۔

پیغام:

کمال اور عادت تک پہنچنے کے لیے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جوچیز انسان کو کمال تک پہنچاتی ہے وہ اس کی روح ہے جو مرد اور عورت میں یکساں ہیں۔

(21) ق ملکیت

لِلرِّجَالِ نَصِيْب مِمَّا اكتَسِبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْب مِمَّا اكتسبن ---(سورہ مبارکہ نساء، ۳۲)

ترجمہ:

مردوں کے لیے وہ حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ہے اور عورتوں کے لیے وہ حصہ ہے جو انہوں نے حاصل کیا ہے۔

پیغام:

دورِ جاہلیت میں عورتوں کو حق ملدیت حاصل نہ تھا جب قرآن نے عورتوں کے لیے بھی اُسی طرح حق ملدیت کو بیان کیا ہے جس طرح مردوں کے لیے۔ عورت کا حق ملدیت اس بات کی نساندہی کرتا ہے اُسے اپنی درآمدات میں اضافے اور اقتصادی اور معاسی امور میں دخالت کا حق حاصل ہے۔

دسویں فصل(راہِ زندگی)

(1) صدق نیت

وَ قُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقً- (سورہ مبارکہ اسراء ، ۸۰)

ترجمہ:

اور کہہ دیجئے پروردگار مجھے اچھی طرح سے آبادی میں داخل کر اور بہترین انداز سے باہر نکال۔

پیغام:

اگر انسان مطالعہ کرنا، درس پڑھنا ، یا کوئی اور کام کرنا چاہتا ہے تو کامیابی کیلئے شروع سے آخر تک صدق نیت اور اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔

کسی بھی کام میں صدق نیت یہ ہے خودبینی اور ستم گری سے پرہیز کریں اور نیک اہداف کو محفوظ نظر رکھتے ہوئے تلاش وکوشش کرتے رہیں اور آخر تک اس پر قائم رہیں اور کامیابی کیلئے خدا سے دعا کرتے رہیں۔

(2) پاک و پاکیزہ نفس

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَکّاها- وَقَدْ خابَ مَنْ دَسَّاها- (سورہ مبارکہ شمس، ۹-۱۰)

ترجمہ:

بے سک وہ کامیاب ہو یا جس نے نفس کو پا یزہ بنالیا اور وہ نامراد ہو یا جس نے اسے آلودہ کردیا ہے۔

پیغام:

قرآن مجید نے اچھے اور برے راستہ کی نسالدہی کی ہے تا ہم اپنے ارادہ و اختیار سے ان میں سے ایک کا انتخاب کریں جیسا ایک انسان اگر یہ چا تا ہے وہ ہمیسہ صحیح و سالم اور تندرست رہے تو اس کے لیے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے ۔ اگر وہ ان اصولوں کی رعایت نہ کرے تو مریض ہوجائے گا، بالکل اسی طرح ہم عقل اور وحی کے بتائے ہوئے اصولوں کے ذریعہ عادت اور کامیابی حاصل کرتے ہیں لیکن اگر ان اصولوں کی پابندی نہ کریں تو ناکام ہوجائیں گے۔

(3) صبر و استقامت

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ-   (سورہ مبارکہ زمر، ۱۰)

ترجمہ:

بس صبر کرنے والے ہی وہ ہیں جن کو بے حساب اجراء دیا جاتا ہے۔

پیغام:

اگر ہم کمال انسانیت اور حقیقی معرفت تک پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں صبر و استقامت سے کام لینا ہوگا۔ اور جس قدر ارادہ پختہ اور مضبوط ہوگا صبر و استقامت میں کمال حاصل ہوتا جائے گا۔

(4) پر اُمید

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ----(سورہ مبارکہ زمر،۵۳)

ترجمہ:

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

پیغام:

اگر ہمارے دل میں چراغ امید روسن نہ ہو تو ہم ایک لمحہ کے لیے بھی آگے قدم نہیں بڑھاتے خدا کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے، وہ اپنی تمام مخلوق سے محبت کرتا ہے اس بات کو ہمیسہ یاد رکھیں وہ ہمارے ساتھ اور ہماری مدد کرنے والا ہے اگر ہمیں دنیا کی تمام مسلات اور پریسانیوں کا سامنا ہو تب بھی اُس پر امید کے سہارے آگے بڑتے ر نا چاہیئے اس لیے اللہ تعالی کی قدرت سب پر غالب ہے۔

(5) نہ ظالم نہ مظلوم

لَا تَظْلِمُونَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ-

ترجمہ:

نہ ظلم کرو اور نہ ظلم سہو۔

پیغام:

یہ مختصر اور عمیق کلام قرآن کے نظریہ کی عکاسی کرتا ہے۔ بعض مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ظلم کے خلاف سکوت اختیار کرلیتے ہیں جبکہ بعض لوگ خود ظلم کرتے ہیں لیکن قرآن کے ماننے والے نہ ظلم کرتے ہیں اور نہ ظلم سہتے ہیں۔

(6) وحدت و بھائی چارگی

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃ-

ترجمہ:

مومنین آپس میں بالکل بھائی بھائی ہیں۔

پیغام:

وحدت ، پیار ومحبت، الفت و ہمدردی ایک معاشرے کے لیے خیمے میں ستون کی مانند ہیں۔ اگر کسی معاشرے کے افراد میں اخوت و برادری کا رشتہ قائم نہ ہو تو تمام صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا ہے۔ آپس میں پیار محبت کے ساتھ پیش آنا فرمان الٰہی کے ساتھ ساتھ عقل سلیم کا تقاضا بھی ہے۔لڑائی جھگڑا شیطان اور پیار ومحبت خدا کی طرف سے ہے۔

(7) تلاش و کوشش

لَیْسَ للانْسانَ اِلّا ما سَعٰی-(سورہ مبارکہ نجم،۳۹)

ترجمہ:

انسان کے لیے اتنا ہی ہے جتنی اس نے کوشش کی ہے۔

پیغام:

ہماری آئندہ زندگی آج کی تلاش اور کوشش کی مرہون منت ہے۔ ہمیں محکم و استوار ارادہ کے ساتھ جدوجہد کرنی چاہیے ہماری تمام تر جدوجہد نیک نیتی پر مبنی ہونی چاہیے جو ایک روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

(8) عزت و سربلندی

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ العِزَّہَ فَلِلّٰہِ العِزَّۃُ جَمِیْعًا-(سورہ مبارکہ فاطر،۱۰)

ترجمہ:

جو شخص بھی عزت کا طلبگار ہے وہ سمجھ لے عزت سب پروردگار کے لیے ہے۔

پیغام:

ہمیسہ خدا کی اطا ت کریں ، اس سے محبت کریں اور زندگی کے کسی بھی مرحلہ پر اس کی یاد سے غا ٖل نہ ہوں تا اس کی عزت کے وسیلہ سے ہم بھی سربلند ہوجائیں۔

وہ تمام کمالات کا مخزن اور سرچسمہ ہے ۔ ہمیسہ اس سے رابے میں رہیں تا اس کے کمالات کے وسیلہ سے ہم بھی باکمہ-ال ہوجائیں۔

(9)وفائے عہد

أَوْفُوْا بِالْعَهدِ اِنَّ الْعَهدَ کَاْنَ مَسْئُوْلا-(سوره مبارکه اسرائ،٣٤)

ترجمہ:

اپنے عہدوں کو پورا کرو عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

پیغام:

اس بات کا عہد کریں آج کے بعد جو عہد بھی کریں گے اُسے پورا کریں گے چاہے وہ عہد ہم نے خود اپنے آپ سے کیا ہو یا کسی اور سے۔

(10) اخلاق نبوی

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ-(سورہ مبارکہ قلم،٤)

ترجمہ:

اور آپ بلند ترین اخلاق کے درجہ پر ہیں۔

پیغام:

ہمیں فخر ہے ہم ایسے پیغمبر(ص) کے ماننے والے ہیں جن کے اخلاق کی خدا نے تعریف کی ہے ہمیں آپ(ص) کے اخلاق طیبہ کو اپنانے کی کوسش کرنے چاہیے۔

آپ(ص) امانت داری ، سچائی ، ہربانی عفو وور ست اورعجز و انکساری کے پیکر اتم تھے۔

(11) ا مینان قلب

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنَّ الْقُلُوْبُط-(سورہ مبارکہ رعد،٢٨)

ترجمہ:

آگاہ ہو جاؤ اطمینان یاد خدا سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

پیغام:

پانی کا وہ قطرہ جو بخارات کی صورت میں دریا سے اٹھتا ہے ہمہ تن بادلوں ، پہاڑوں اور پھر مختلف وادیوں میں اسی کوشش میں گا ر تا ہے دوبارہ دریا سے مل جائے تا اسے قرار اور اطمینان حاصل ہوجائے۔

ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اور ہمیں رف خدا ہی کی ملاقات کے بعد اطمینان حاصل ہو تا ہے ۔ معرفت خدا اس کی یاد کا بہترین وسیلہ ہے۔ خدا کی یاد سے بہت سی پریسانیاں دور اور مسلات آسان ہوجاتی ہیں۔

(12)نعمت کا شکر

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ-

ترجمہ:

اگر تم ہمارا کر یہ ادا کروگے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کردیں گے۔

پیغام:

ہم سب خدا کی نعمتوں سے بہرہ مند ہیں اور ر لحظہ اس کے ا ف و کرم کے نیاز مند ہیں۔ خدا کی رحمتوں کے حصول کا ایک راستہ یہ ہے اس کی نعمتوں کی قدر دانی کریں اور اس کا کر بجالائیں اور نعمتوں کا کریہ ہے انہیں خدا تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دیں۔

(13) مشورہ

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ-(سورہ مبارکہ شوریٰ،۳۸)

ترجمہ:

اور آپس کے معاملات میں مسورہ کرتے ہیں۔

پیغام:

ہم میں سے ر ایک اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ تجربہ رکھتا ہے لیکن زندگی کے مختلف امور میں بہتر کامیابی کے لیے ہمیں دوسروں کے مسوروں اور تجربوں سے ائدہ اٹھانا چاہیے۔ مسورہ کرنا ، دوسروں کا احترام کرنے کے مترداف نیز ان کی فکری صلاحیتوں سے ائدہ اٹھانا ہے جو ہمیں کامیابی سے نزدیک تر کردیتا ہے۔

خداوند متعال نے جنگ بدر کے لسلے میں پیغمبر اسلام کو یہ حکم دیا ان (اصحاب) سے مسورہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور زندگی کے امور میں مسورہ کی اہمیت کو روسن کرتا ہے۔

(14) توکل

وَ مَنْ يَتَوَكَّل عَلىٰ اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُه'-(سورہ مبارکہ طلاق،۳)

ترجمہ:

اور جو خدا پر بھروسہ کرے گا خدا اس کے لیے کافی ہے۔

پیغام:

کن ہے ہم ر کام کی ابتداء میں سک و تردید کا سکار ہوں لیکن اگر خدا پر بھروسہ کریں تو ہم اس کی مدد سے مس لات پر تابو پاکر اپنے مقصد تک پہنچ تے ہیں اور یہ چیز تو ل کہلاتی ہے حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام نے فرمایا: جو سخص خ-دا پ-ر تو-ل کرتا ہے وہ رگز کست نہیں کھاتا۔

(15)نیکی اور اچھائی کے کاموں میں سبقت

فَاسْتَبِقُوا الخَيْرات -(سورہ مبارکہ بقرہ)

ترجمہ:

نیکی اور اچھائی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لو۔

پیغام:

ہم بہت سے کاموں کے بارے میں یہ جانتے ہیں وہ نیک اور اچھے ہیں مںال کے ور پر چھوٹوں کے س-اتھ ہرب-انی اور ففقت سے پیش آنا ، دوسروں کے کام آنا، ان کی مدد کرناوغیرہ لیکن جو چیز اہمیت کی حامل ہے وہ یہ ہم ان تمام چیزوں کو اپنی زندگی میں ع ی جا پہنائیں۔

قرآن ہم سے فقط یہ نہیں چا تا نیک کام انجام دیں بلکہ وہ چا تا ہے ہم نیک کام کرنے میں دوسروں پر س-بقت لین-اور یہ چیز سیطان کی چاہت کے خلاف ہے جو ہمیں برائی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

(16) محکم و استوار

أُشِدّائُ عَلیٰ الکُفَّارِ رَحْماٰءِ بَیْنَہُمْ- (سورہ مبارکہ فتح،۲۹)

ترجمہ:

پیغمبر اسلام کے ساتھیوں کی صفت یہ ہے وہ کفار کے سامنے محکم و استواراور مومنین کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔

پیغام:

ہم تمام انسانوں کے ساتھ اچھے اور نیک لوک کے خواہاں ہیں ۔ لیکن کفار جو خدا اور روز قیامت پر یقین نہیں رکھتے اس بات کی کوشش کرتے ہیں اپنے مکروفریب کے ذریعہ ہم پر مسلط ہوجائیں لہٰذا ہمیں چاہیے کفار کے ساتھ سختی سے پیش آئیں تا وہ ہم میں رسوخ پیدا نہ کر کیں اور مومنین کے ساتھ نہایت مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آئیں۔

(17) دوستی و رفاقت

فَاتَّقُواللّٰہَ وأَصلِحُوا ذَاتَ بَیْنِکُمْ---(سورہ مبارکہ انفال ،۱)

ترجمہ:

تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں اصلاح کرو۔

پیغام:

تقویٰ الٰہی کا مطلب خداوند متعال کے قوانین اور اس کے احکامات کی پابندی کرنا ہے۔ اور ان ہی قوانین میں سے ایک آپس میں اصلاح کرنا اور ہر قسم کی لڑائی اور جھگڑے سے پرہیز کرنا ہے۔ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپس میں قریب ہوجائیں اور دوستی اور رفاقت کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے خوشگوار زندگی بسر کریں حضرت علی - سے منقول ہے - پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا: دوستی و رفاقت ایک سال کی نماز اور روزہ سے افضل ہے۔

(18) نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد

تَعَاوَنُوا عَلیٰ البِرِّ وَالتّقویٰ-

ترجمہ:

نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

پیغام:

ہمیں چاہیئے عمل خیر میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور ہمیشہ اچھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہیں۔

(19) برائی سے پرہیز

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَیٰ الاِثْمِ وَالْعُدْوان---

ترجمہ:

ہرگز ناہ اور تعدی پر آپس میں تعاون نہ کرنا۔

پیغام:

ظلم و ستم ، خودبینی، اور وسوسہ سیطان ہمیسہ انسان کا تعاقب کررہے ہیں اگر بعض افراد برائیوں کا سکار ہوچکے ہوں تو ہمیں ان کی نجات اور رہائی کے لیے کوسش کرنی چاہیے اور م از م ہم خود ان افراد میں سے نہ ہوں اور ناہ اور برائی کی جگہ سے پرہیز کریں۔

(20) خدا کے حضور

أَلَمْ یَعْلَمْ بِأنّ اللّٰہ یَرَیٰ- (سورہ مبارکہ علق،١٤)

ترجمہ:

کیا تمہیں نہیں معلوم اللہ دیکھ رہاہے۔

پیغام:

امام خمینی نے فرمایا :

عالم محضر خدا ہے اور محضر خدا میں ناہ نہ کریں۔

(21)عفو در گذر

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحوا أَلَا تُحِبّونَ أنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ-(سوره مبارکه نور،۲۲)

ترجمہ:

ر ایک کو معاف کرنا چاہیے اور در ر کرنا چاہیے کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو خدا تمہارے ناہوں کو بخش دے۔

پیغام:

تمام عالم خدا کی رحمت کا جلوہ ہے اس نے اپنے محبوب نبی کو بھی رحمت عالمین کے لقب سے نوازا ہے ۔ ان کی پیروی کرنے والوں کو بھی چاہیے دنیا میں رحمت کا پیغام پہنچائیں۔

گیارہویں فصل(نوجوان وجوان)

(1) طلم موجوں میں

أَنِ اقذِ فيه فى التَّابُوت فاقذِ فِيه فِى الْيَم ---   (سورئہ مبارکہ طہ ، ٢٤)

ترجمہ:

بچے کو ندوق میں رکھ دو اور پھر ندوق کو دریا کے حوالے کردو۔

پیغام:

ظالم اور ستگر بچوں پر رحم نہیں کرتے اور انہیں بھی اپنے ظلم کا نسانہ بناتے ہیں لیکن اگر خدا کی مدد ساتھ ہو تو جناب موسیٰ - بچپنے میں ہی لا م موجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقصد تک پہنچ جاتے ہیں۔

(2) لق و دق صحرا میں

رَبَّنَا اِنّیْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَتِيْ بِوادٍ غَيْرِ ذى زرعٍ-(سورئہ مبارکہ ابراهیم، ٣٧)

ترجمہ:

اے صاحبان ایمان جو ہم نے پاکیزہ رزق عطا کیا ہے اسے کھاؤ اور دینے والے خدا کا کر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

پیغام:

جناب ابراہیم نے اپنی زوجہ جناب ہاجرہ اور اپنے بیٹے جناب اسماعیل - کو مکہ کے تپتے صحراء میں چھوڑدیا خداوند متعال نے ان کی کیا خوب میزبانی کی جناب اسماعیل - کے قدم مبارک سے چشمہ جاری ہو یا جو آج بھی عا قوں کے لیے قبلہ گاہ ہے۔

(3) عہدہ نبوّت پر

قَالَ اِنّی عَبْدُ اللّٰہ اٰتانِی الکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نبیاً-(سورئہ مبارکہ مریم، ٣٠

ترجمہ:

بچے نے آواز دی میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

پیغام:

اگر خدا چاہے تو بچے گہواہ میں گفتگو کر تا ہے۔

نبوت میں سن وسال کی کوئی قید نہیں اسی طرح دوسری ذ داریوں میںبھی جیسا پیغمبر اسلام(ص) نے 18 سال نوجوان کو لسکر اسلام کا سپاہ سالار بنایا تھا۔

(4) سختیوں میں

--- قَالَ یَا بُشْرٰی ھٰذٰا غَلَامٌ ----(سورئه مبارکه یوسف، ۱۹)

ترجمہ:

(اور وہاں ایک قافلہ آیا جس کے پانی نکالنے والے نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا تو) آواز دی ارے واہ یہ تو بچہ ہے---

پیغام:

جو نوجوان اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں سختیاں برداشت کرتا ہے اس کا مستقبل روشن ہوتا ہے جس طرح جناب یوسف نے سختیاں برداشت کی، پہلے کنویں میں ڈال دیئے گئے ، پھر غلام بناکر بھیج دیئے گئے مگر ہرگز خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے۔

(5) آگ میں

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا---قُلْنَا یَا نَارُکُونِیْ بَرْداً و سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ -(سورئه مبارکه انبیاء ، ٦٨، ٦٩)

ترجمہ:

ان لوگوں نے کہا ابراہیم کو آگ میں جلادو اور اگر کچھ کرنا چاہتے ہو تو اس طرح اپنے خداؤں کی مدد کرو۔

تو ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم کے لیے سرد ہوجا اور سلامتی کا سامان بن جا۔

پیغام:

نوجوانوں کی ایک خا یت حق پرستی اور خرافات سے مقابلہ کرنا ہے جیسا جناب ابراہیم جوانی میں بت پرستی کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔

نوجوان پاک و پاکیزہ دل رکھنے اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے دوسروں کی نسبت جابر ظلم و ستم کے خلاف کھڑے ہوکر اس راہ میں سختیاں برداشت کرتے ہیں ایسے میں خدا کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے۔

(6) مورد لطف و کرم پروردگار

اِنَّھُمْ فِتْیَۃً اٰمِنُوا بِرَبِّھِمْ و زِدْنٰاھُمْ ھُدیٰ-(سورئہ مبارکہ کہف، ۱۳)

ترجمہ:

یہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اورہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کردیا تھا۔

پیغام:

جوانوں کی ایک خا یت، ظلم کا خاتمہ اور عدالت کا قیام ہے۔ ان کا خدا پر ایمان انہیں ظلم و ستم کے خلاف جہاد میں تقویت دیتا ہے۔

کیا ہم اصحاب کہف کی طرح باایمان اور پاک و پاکیزہ صفات کے مالک بن سکتے ہیں تا مورد لطف و کرم پروردگار قرار پائیں۔

(7) مہربان

وَ اِنَّ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ- قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ اليَوْم---(سورئه مباركه يوسف، ۹۱، ۹۲)

ترجمہ:

اور ہم سب خطا کار تھے ۔ یوسف نے کہا آج تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔

پیغام:

جناب یوسف - کے بھائی اُن سے نیبی اور اچھائی کا درس بھی لے تے تھے مگر ان کی جسارت نے انہیں جناب یوسف - کے قتل پر آمادہ کردیا اسی غرض سے انھوں نے جناب یوسف - کو کنویں میں ڈال دیا۔

اور آخر کار جب جناب یو - بادساہ مصر بنے تو ان کے بھائی ان کے سامنے فریاد کرنے لگے۔ اور اپنے یے معافی مانگنے لگے یہ جناب یو - کی فراخدلی تھی آپ نے اُن سب کو معاف کردیا۔

(8) صاحب کردار

قَالَ رَبّ السّجْنُ اَحَبُّ اليّ مِمَّا تدعونَنى-(سورئه مباركه يوسف، ۳۳)

ترجمہ:

یوسف نے کہا پروردگار یہ قید مجھے اس کام سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ لوگ دعوت دے رہے ہیں۔

پیغام:

اگر ایک صاحب کردار نوجوان کے سامنے دو راہیں ہوں تو وہ کون سی راہ کا انتخاب کرے گا۔یقیناً وہ صحیح اور درست راہ کا انتخاب کرے گا۔

(9) نافرمان

قَالَ سأوى اِلٰى جَبَلٍ يَعْصِمُنِىْ مِنَ الماۤئ----(سورئہ مبارکه هود، ٤٣)

ترجمہ:

اُس نے کہا میں عنقریب پہاڑ پر پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔

پیغام:

اگر کوئی جوان راہ انحراف اختیار کرتا ہے تو گویا اُس نے انبیاء کی نافرمانی کی ہے چاہے وہ جوان نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ جوان پاک و پاکیزہ دل کا مالک ہوتا ہے۔ لہٰذا شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ناتجربہ کار جوان کو راہ صحیح سے منحرف کردے۔

(10) بت شکن

فَجَعَلَهُمْ جُذاذًا اِلّا کبیراً لَهُمْ-(سورئه مبارکه انبیائ، ۵۸)

ترجمہ:

پھر ابراہیم نے ان کے بڑے کے علاوہ سب کو چور چور کردیا۔

پیغام:

جوانوں کی ایک خاص بات ان کا حق پرست ہوتاہے جیسا جناب ابراہیم نے اپنی جوانی میں بت پرستی سے مقابلہ کرکے حق پرستی کا بول بالا کردیا۔

(11) امین اور دیانت دار

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خزائن الارض--- اِنّی حَفِیْظ عَلِیْم-(سورئه مبارکه یوسف ، ۵۵)

ترجمہ:

یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو میں محافظ بھی ہوں اور صاحب علم بھی۔

پیغام:

امانت داری اور ذ داری کو صحیح ادا کرنا مدیریت کی دو سرطیں ہیں۔ ایک جوان اپنے دل کی پاکیزگی سے ئائدہ اٹھاتے ہوئے امانت دار اوراپنے ذ ن کی ترو تازگی اور سادابی سے ئائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین طالب علم بن تا ہے۔

(12) صابر

یا اَبَتِ اِفْعَلْ مٰا تُومَر سَتَجِدُنِی اِنْشَا اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ-(سورئہ مبارکہ صافات، ۱۰۲)

ترجمہ:

بابا آپ کو جو حکم دیا جارہاہے اس پر عمل کریں ، انساء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

پیغام:

جناب اسماعیل نے جناب ابراہیم کے کہنے کے مطابق یہ بیٹا میں خواب میں دیکھ رہا ہوں تمہیں ذ کررہ ہوں۔ تیار ہوگئے اس لیے یہ جانتے تھے جو کچھ پروردگار کی طرف سے ہے حق ہے۔

(13) حق پرست

وَقَالَ مُوْسیٰ یٰا فِرعَوْنَ اِنّی رَسُول مِن رَبِّ العٰالَمِیْنَ- فَأَرسِلَ مَعِی بنی اسرائیل- (سورئہ مبارکہ اعراف، ۱۰۴، ۱۰۵)

ترجمہ:

اور موسیٰ نے فرعون سے کہا میں رب العالمین کی طرف سے فرستادہ ہوں ـــ لہٰذا بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

پیغام:

نوجوان کی ایک خاص بات یہ ہے وہ ظلم و ستم کو برداشت نہیں کرتا اور اس کے خلاف کھڑا ہوجاتاہے۔ انبیاء کرام کے اہم فرائض میں سے ایک ظلم کے خلاف قیام کرنا تھا جیسا جناب ابراہیم - نے نمرود کے خلاف، جناب موسیٰ نے فرعون کے خلاف اور جناب داؤد - نے جالوت کے خلاف قیام کیا۔

(14) پاک و پاکیزہ

وَ مریم ابنَتَ عِمْرٰان الَّتی أَحْصَنَتْ فَرْجھا فَنَفَخْنٰا فِیْہِ مِنْ روحِنٰا ---(سورئہ مبارکہ تحریم، ۱۲)

ترجمہ:

اور مریم بنت عمران کی مثال جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔۔۔

پیغام:

اگر کوئی مرد یا عورت پاک وپاکیزہ کردار کا مالک ہو تو خدا کی رحمت ہمیسہ اس کے سامل حال رہتی ہے۔

(15) مطیع و فرمانبردار

قَالَ معاذ اللّٰہ انّہ ربّی أحسَنَ مثوٰی ---(سورئہ مبارکہ یوسف، ٢٣)

ترجمہ:

یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔

پیغام:

جناب یوسف - نے خدا کی اطا ت کی ل ت کو فُ ل حرام کی ل ت پر ترجیح دی اور سیطان کے فریب میں نہ آئے اس لیے سیطان تو یہ چا تا ہے تمام نوجوانوں کو برائی میں مبتلا کردے لیکن صاحب کردار جوان پاک و پاکیزگی کی دائمی ل ت کو ناہ کی چند لحظے کی ل ت پر ترجیح دیتا ہے۔

(16) طالب علم

قال لہ موسیٰ ھل اتبعک عَلیٰ أن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدا- (سورئہ مبارکہ کھف، ٦٦)

ترجمہ:

موسیٰ نے اس بندے سے کہا   میں آپ کے ساتھ رہ   تا ہوں   آپ مجھے اس علم میں سے کچھ تعلیم کریں جو رہنمائی کا علم آپ کو عطا ہوا ہے۔

پیغام:

ہمیں کمال تک پہنچنے کے لیے چاہیے   مسلسل تحصیل علم کریں۔

معارف الٰہیہ کے حصول کے لیے اپنے اساتذہ کے سامنے متواضع رہنا چاہیے اور ان سے سیکھیں۔ وہ علم اہمیت کا حامل ہے جو رہنمائی کے لیے پیش خیمہ ہو۔

(17) صاحب امتیاز

قَالَ اِنَّ اللّٰه اصطفاه عَلَيكُمْ و زادَه بسطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ---(سورئه مباركه بقره، ٢٤٧)

ترجمہ:

نبی نے جواب دیا   انہیں اللہ نے تمہارے لیے منتخب کیا ہے اور علم و جسم میں وسعت عطا فرمائی ہے۔

پیغام:

ایک جوان کو چاہیئے   ورزش کے ذریعہ اپنے آپ کو جسمانی لحاظ سے تندرست و توانا رکھے اور تحصیل علم کے ذریعہ آئندہ پیش آنے والی ذمہ داریوں کے لیے تیار رہے۔

(18) مبلغ الٰہی

اِنّی وَجَهَّتُ وَجْهِنی لَلّذِی فَطَرَ السَّمَاواتِ وَالأرضَ---(سورئہ مبارکہ انعام، ۷۹)

ترجمہ:

میرا رخ تمام تر اُس خدا کی طرف ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔

پیغام:

جناب ابراہیم - نے سورج ، چاند اورستارہ کو دیکھا اور جب وہ غروب ہوگئے تو فرمایا جو غروب ہوجائے وہ میرا خدا نہیں ہو تا ہے۔

اس واقعہ سے یہ درس ملتا ہے جو چیز بھی فنا ہونے والی ہو اُس سے دل نہیں لگانا چاہئیے۔

(19) نیک اور محنت کش

قال اِنّی اُرِیْدُ أنْ اُنْکِحَکَ اِحْدی ابنَتَیّ---(سورئہ مبارکہ قصص، ۲۷)

ترجمہ:

انہوں نے کہا میں ان دونوں میں سے ایک بیٹی کا عقد آپ سے کرنا چا ہتا ہوں۔

پیغام:

جب جناب یب - نے یہ دیکھا موسی - ایک نیک اور محنت کش جوان ہے تو اُن سے اپنی بیٹی کے عـتر کے لیے کہا۔

جناب موسی - نے ان کی اس فرمائش کو قبول کرتے ہوئے اپنی روزی اور سادی کا مسئلہ حل کرلیا۔

(20) رایت یافتہ اور گمراہ

فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحْدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلَ مِنَ الاٰخر---(سورئہ مبارکہ مائدہ، ۲۷)

ترجمہ:

(جب حضرت آدم کے دونوں فرزندوں نے قربانی دی) ایک کی قربانی قبول ہوگئ اور دوسرے کی نہ ہوئی۔

پیغام:

جوانی ارادوں اور فیصلوں کا دور ہوتا ہے جو سخص اپنی جوانی میں انحراف کا سکار ہوجائے وہ تباہ ہوجاتا ہے جیسا - تابیل نے ر کیا اور اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرکے تاریخ بسر کا سب سے پہلا قتل کیا ہے۔

(21) فریب کار

وَجاؤا عَلٰی قمیصِهِ بدمٍ كِذْبٍ قَالَ سوّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسَكُم أمْرًا-(سورئہ مبارکہ یوسف، ۱۸)

ترجمہ:

اور یوسف کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے، یعقوب نے کہا یہ بات صرف تمہارے دل نے گڑھ لی ہے۔

پیغام:

جھوٹ اور فریب کاری کا جلد ہی پتہ چل جاتا ہے۔

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں کو دھوکہ دے رہا ہے درحقیقت وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔

بارہویں فصل (ہمیں ایسا ہونا چاہیے)

(1)خدا اور رسول کی آواز پر لبیک

یٰاَیّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِسْتَجِیْبُوْ اللّٰہ وَ لِلرَّسُولِ اِذَا دَعٰاکُمْ لِمٰا یُحْیِیکُمْ--- (انفال ٢٤)

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمھیں اس اُمر کی طرف دعوت دیں جس میں تمھاری زندگی ہے۔

پیغام:

حقیقی ایمان کی پہچان خدا اور رسول کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ خدا اور رسول ہمیں صحیح زندگی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

(2) شکرگزار

یٰاَیّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُلُوا مِنْ طَیِّبٰاتِ مٰا رَزَقْنٰاکُم وَشْکُرُوا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعبُدُونَ-(بقرہ ١٧٢)

ترجمہ:

اے صاحبان ایمان جو ہم نے پا کیزہ رزق عطا کیا ہے اسے کھاؤ اور دینے والے خدا کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

پیغام:

صاحبان ایمان مادّی نعمتوں سے ُ غوی پیسرفت کے لیے ئادہ اٹھاتے ہیں، جو سخص اس بات پر یقین رکھتا ہو تمام نعمتیں

خداوند متعال کی طرف سے ہیں وہ کبھی بھی غرور و تکبر کا سکار نہیں ہوتا بلکہ کر اروں میں سے ہوجاتاہے۔

نعمت کا کر یہ ہے مُنعِم کی راہ میں خرچ کی جائیں۔

حلال چیزیں پاک اور حرام چیزیں ناپاک ہیں۔

(3) شیطان کی اتباع سے پرہیز

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوا اُدْخُلُوا فِى السِّلْم كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيطَانِ اِنَّه' لَكُمْ عَدو مُبِيْنِ- (بقره ٢٠٨)

ترجمہ:

ایمان والو۔ تم سب مکمل طریقہ سے اسلام میں داخل ہوجاؤ اور سیطانی اقدامات کا اتباع نہ کرو وہ تمھارا کُ لا دسمن ہے۔

پیغام:

صلح وآستی کے ساتھ زندگی ارنا ایمان کی علامت ہے ، لڑائی جھگڑا، تفرقہ اور جدائی یہ سب سیطانی کام ہیں جبکہ پیار ومحبت

اور وحدت و اتحاد الٰہی عمل ہیں۔

رسالتمآب (ص)سے منقول ہے مومن وہ ہے جس سے لو وں کی جان اور مال محفوظ ہیں۔

(میزان الحکمہ ج1، ص 391)

(4)کافروں کی اطاعت سے دوری

يٰاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوا يَرُدّوكُمْ علٰى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلبوا خاسرين-(آل عمران ١٤٩)

ترجمہ:

اے ایمان والو اگر تم کافروں کی اطات کروگے تو یہ تمھیں الٹے پاؤں پلٹا لے جائیں گے، اور پھر تم ہی الٹے خسـارہ والـوں مـیں ہوجاؤ گے۔

پیغام:

کفر و گمراہی کا خدسہ ہمیسہ موجود ہے، صاحبان ایمان کو سیطانی وسواس سے ہوسیار رہنا چاہیے۔

(5)دشمن شناس

يٰاايُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُوْنِكُمْ لَا يَالُونَكم خَبالاً قَدْ بَدَتِ البغضاءُ مِنْ أَفْواهِهِمْ وَمَا تُخْفٰى فِىْ صُدُوْرِهم أَكْبَرَ- (آل عمران ١١٨)

ترجمہ:

اے ایمان والو خبردار غیروں کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہ کـریںگے یہ صـرف تمھـاری مسـقت و مصیبت کے خواہش مند ہیں۔ ان کی عداوت زبان سے بھی ظاہر ہے اور جو دل میں چھپا رکھا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔

پیغام:

دسمن کو ہماری خوسحالی برداست نہیں ہے وہ ہمیسہ ہماری مسقت اور مصیبت کا خواہسمند ہے۔ ہمیں چاہیے - اپنے راز دوسروں سے بیان نہ کریں۔

تنہ و فساد، بربادی، زبردستی یہ سب دسمن کے حربے ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لیے ہمیں ایمان ، عقلمندی اور دسمن سناسی کی زرورت ہے۔

(6) اہل کتاب کی اطاعت سے اجتناب

يَاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا اِنْ تُطِيْعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الكِتَابَ يَرُدَّوكُمْ بعدَ اِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْن- (آل عمران ١٠٠)

ترجمہ:

ایمان والو اگر تم نے اہل کتاب کے اس گروہ کی اطاعت کرلی تو یہ تم کو ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹادیں گے۔

پیغام:

غیروں کی اطاعت اور پیروی کا نتیجہ آخرت کی بربادی ہے۔ اور کافروں کی اطاعت، کفر کا پیش خیمہ ہے، لہٰذا ہر کن اُن سے دور رہنا چاہیے۔

جب یہودیوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور پھوٹ ڈالنا سروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی اور صاحبان ایمان کو گمراہ ہونے سے منع کیا یہودی ہر دور میں گمراہ کرنے کی کوسش کرتے رہیں گے لیکن تمھارا فرض ہے ہوسیار رہو اور گمراہ نہ ہو۔

(7)انفاق کرنے والا

يٰاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰا كُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأتِى يَوْمٍ لَا بيع فِيْهِ وَلَا خُلَّة وَلَا شَفَاعَة---(بقره ٢٥٤)

ترجمہ:

اے ایمان والو جو تمھیں رزق دیا یاہے، اس میں سے راہ خد میں خرچ کرو قبل اس کے - وہ دن آجائے جس دن نہ- تجارت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ ارش۔

پیغام:

خدا اور قیامت پر ایمان تمام امور خیریہ من ج لہ ان۰اق کا پیش خیمہ ہے۔

حضرت علی سے مروی ہے دنیا دوستان خدا کے لیے تجارت کی جگہ ہے جہاں وہ انفاق اور اعمال خیر کے ذریعہ- اپنی آخرت کو آباد کرتے ہیں لیکن دوسرے افراد دنیا کو رف دنیا کے لیے چاہتے ہیں۔

(8) پرہیز گار

يٰاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا اِصْبِرُوا وَصٰابِروا وَ رَابِطُوا واتَّقُواللّٰهَ لَعَلّكُم تُفْلِحُونَ- (آل عمران ٢٠٠)

ترجمہ:

اے ایمان والو صبر کرو ، صبر کی تعلیم دو، جہاد کیلئے تیاری کرو اور اللہ سے ڈرو ساید تم ۔لاح یافتہ اور کامیاب ہوجاؤ۔

پیغام:

امام صادق - سے روایت ہے واجبات الٰہی کے پابند رہو، مسا ئلات کے سامنے صبر واستقامت سے کام لو اور اپنے پیسوا کا دفاع کرو۔

(9)صابر

یاایّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا استَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ انَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ-(بقرہ ۱۵۳)

ترجمہ:

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو خد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پیغام:

نماز خدا سے رابطہ کا بہترین وسیلہ ہے۔ صبر مسائلات پر قابو پانے کا نام ہے۔ ناہ پر صبر تقوے الٰہی ہے ، سہوت پر صبر پارسائی ہے، مصیبت پر صبر اطمینان اور کون پر دلیل ہے، خدا صابرین کے ساتھ ہے خدا نیک افراد کے ساتھ ہے، خدا صاحبان تقویٰ کے ساتھ ہے، یعنی اُن سے خاص محبت کرتاہے۔

(10)عدالت خواہ

يَاأيّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا كُونُوا قَوَامِيْنَ بِالقِسْط شُهداءَ لِلّٰهِ وَلَوْ على أَنْفسِكُمْ أَوِالْوَالِدَيْن وَالْأَقْرَبِيْنَ اَن يّكُن غَنَيا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهِ اوْلٰى بِهِما- (نساء ١٣٥)

ترجمہ:

اے ایمان والو! عدل و انصاف کے ساتھ قیام کرو اور اللہ کے لیے گواہ بنو چاہے اپنی ذات یا اپنے والدین اور اقربا ہی کی خلاف کیوں نہ ہو جس کے لیے گواہی دینا ہے وہ غنی ہو یا فقیر خدا تو (تمھارے ساتھ) ان پر زیادہ مہربان ہے۔

پیغام:

انسان کو ہمیشہ اپنی ذات اور اپنے عزیز و اقارب کے مفادات کو نظر انداز کرتے ہوئے، زندگی کے ہر باب میں عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے ، انبیاء کرام کے آنے کا مقصد عدل و انصاف کو معاشرہ میں قائم کرنا تھا، سورہ مائدہ کی آٹھویں آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے دشمن کے بارے میں بھی عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے۔

امام علی - سے منقول ہے خداوندعالم نے زمین و آسمان کو پایہ عدالت پر استوار کیا ہے۔

(11) یاد رکھنے والا

یاایّھا الَّذِیْنَ أَمَنُوا اذکُروا نِعْمَة اللّٰهَ عَلَیْکُمْ اِذ جا ئَ تْکُمُ جُنُود فَأَرْسَلْنا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَ جُنُودًا لَمْ تَروها وَکَانَ اللّٰهُ بِما تَعْمَلُونَ بَصِیْرا - (احزاب ۹)

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جب کفر کے لسکر تمھارے سامنے آگئے اور ہم نے ان کے خلاف تمھاری مدد کے لیے تیز ہوا اور ایسے لسکر بھیج دیۓ جن کو تم نے دیکھا بھی نہیں تھا اور اللہ تمھارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

پیغام:

یہ آیت جنگ احزاب (جنگ خندق 5 ہجری) میں نازل ہوئی، یہ قانون الٰہی ہے اگر ہم خدا کا ساتھ دیں تو وہ بھی ہماری نصرت و امداد کریگا، خدا کی ایک عظیم نعمت یہ ہے اُس نے ہمیسہ اسلام اور اُمت مسلمہ کی حمایت کی ہے۔

(12) خبر فاق کی تحقیق

یاایّھا الَّذِیْنَ أَمَنُوا اِنْ جاء کُمْ فاسِق بِنَبَاءٍ فَتَبَیِّنُوا أَنْ تُصِیْبُوا قَوْمًا بِجَھالَةٍ فَتُصْبَحُوا عَلٰی فَعَلْتُمْ نٰادِمِیْنَ-
(حجرات ٦)

ترجمہ:

ایمان والو اگر فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کسی قوم تک ناواقفیت میں پہنچ جاؤ اور اس کے بعد اپنے اقدام پر سرمندہ ہونا پڑے۔

پیغام:

جو شخص خدا کا مطیع و فرمانبردار نہ ہو وہ فاسق ہے، خدا کے اس دستور کی اہمیت کا اندازہ آج کے دور میں زیادہ سے زیادہ لگایا جا تا ہے جبکہ زیادہ تر نسر واسا ت اور روابط کے امور کی انجام دہی مستکبرین اور منافقین کے ہاتھ میں ہی ہے۔

(13) مذاق نہ اڑانے والا

يٰاايّها الَّذِيْنَ أٰمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْم مِنْ قومً--- وَلَا تَنَابَزوا بَالْأَلْقَابِ---(حجرات ١١)

ترجمہ:

ایمان والو خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے--- اور آپس میں ایک دوسرے کو برے برے القاب سے بھی یاد نہ کرنا۔

پیغام:

قرآن کی بہت سی آیات معاسرتی آداب کو بیان کرتی ہیں، خداوند عالم چا تا ہے تمام مسلمان آپس میں اتحاد اور پیار و محبت سے زندگی گزاریں، اس آیت میں اور اسی طرح دوسری آیات میں ان عوامل اور اسباب سے جو تفرق اور جدائی کا با بنتے ہیں ، روکا ہے۔

(14) اپنا محاسبہ کرنے والا

يَاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا اتقواللّٰهَ وَلِتُنظُرُ نَفس ما قَدَّمَت لِغَدٍ وَاتَّقوا للّٰهُ خَبِيْر بِمٰا تَعْمَلُوْن-(حشر ١٨)

ترجمہ:

ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ر سخص یہ دیکھے اس نے ل کے لیے کیا بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو - وہ یتینا تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔

پیغام:

تقوے کے دومرحلے ہیں، پہلا مرحلہ یہ ہے انسان نیک کام انجام دے اور بُرے کاموں سے پرہیز کرے، اور دوسرا مرحلہ یہ ہے انجام رہ کاموں پر تجدید نظر کرے۔

(15) مغضوب سے دوستی نہ کرنا

يَاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا لَا تَتَولَّوا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسوا مِنَ الأخِرَةِ كَمٰا يَئِسَ الكُفَّارُ مِنَ أَصْحٰابِ القُبُور- (ممتحنه ١٣)

ترجمہ:

ایمان والو خبردار اُس قوم سے ہرگز دوستی نہ کرنا جس پر خدا نے غضب نازل کیا ہے وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہونگے جس طرح کفار قبر والوں سے مایوس ہوجاتے ہیں۔

پیغام:

جو لوگ روز آخرت پر یقین نہیں رکھتے اُن پر اعتماد نہیں کیا جا تا ہے۔

پیغمبر اسلام (ص)سے منقول ہے جو شخص کسی قوم کی پیرو بن جائے اس کا طور طریقہ اور چال چلن اپنالے تو اُسی قوم میں شمار کیا جائے گا۔

ہر قوم و ملت سے دوستی کے چند مرحلے ہیں:

اپنی جان اور مال سے ان کی مدد کرنا، ان کی روز بروز ترقی کا طلب گار ہونا، ان کی عادات کی پیروی کرنا۔

(16) جو کہو اُس پر عمل کرو

يٰاَيّها الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مٰا لَا تَفْعَلُوْنَ - كَبُرَ مقتًا عِنْدَاللّٰهِ ان تَقُوْلُوا مٰا لَا تَفْعَلُوْنْ-(صف ۲،۳)

ترجمہ:

ایمان والو آخر وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے، اللہ کے نزدیک یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم وہ کہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو۔

پیغام:

خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے جس کے قول اور فعل میں تضاد ہو۔

رسالت مآب (ص) سے منقول ہے ایمان محض دعوے اور آرزو کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ایمان یہ ہے دل میں خلوص موجود ہو اور عمل اُس کی تائید کرے۔

امام صادق - سے مروی ہے حقیقی ایمان کی علامت یہ ہے انسان حق کو جو ظاہری طور پر اس کے لیے نقصان دہ ہے اُس باطل پر ترجیح دے جو ظاہری طور پر اس کے لیے سود مند ہے۔

(17) منافق اور مجاز

يَاايّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا هَلْ أَدُلُكُم عَلٰى تجارةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذابٍ أَلِيْم تومنون باللّه وَ رَسُوْلِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوالِ کُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ ذٰالِكُمْ خَيْر لَكُمْ اِنْ كُنْتُم تَعْلَمُونَ-(صف ۱۰،۱۱)

ترجمہ:

اے ایمان والو کیا میں تمھیں ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو یہی تمھارے حق میں سب سے بہتر ہے اگر تم جاننے والے ہو۔

پیغام:

ہر معاملہ میں نفع اور نقصان کا احتمال ہوتا ہے ، لیکن اگر خدا سے معاملہ کیا جائے تو صرف نفع ہی نفع ہے، اور نفع بھی ایسا جو خدا کے مقام و منصب کے مناسب ہو۔

(18)ذکر خدا میں تعجیل

يٰاَيّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا اِذَا نُودى لِلصَّلوٰةِ مِنْ يَوْمِ الجُمْعَةِ فَاسْعُوا اِلٰى ذِكْرِاللّٰهِ ----(جمعه ۹)

ترجمہ:

اے ایمان والو جب تمھیں جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو۔۔۔

پیغام:

پیغمبر اسلام (ص) سے منقول ہے نماز جمعہ فقراء و مساکین کے لیے حج ہے۔

ایک اور روایت میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے اگر کوئی شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ بجالاتا ہے تو اُ سے خدا کی بارگاہ سے قبول رہ حج کا ثواب ملتا ہے اورجب نماز عصر بجالاتا ہے تو پھر عمرہ کا ثواب ملتاہے۔

(19)دشمن خدا سے بیزار

يٰاَيّها الَّذِيْنَ أَمَنُوا لَا تَتَّخِذوا عَدُّوِى وعَدُّوُكُمْ أَوْلِيٰائَ تُلْقُونَ اِلَيْهِمْ بِالمودَّةِ و قَدْ كَفَروا بِمٰا جَائَ كُمْ مِنَ الحَقِّ---(ممتحنه ۱۰)

ترجمہ:

ایمان والو خبردار میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بنانا   تم ان کی طرف دوستی کی پیش کش کرو جبکہ انھوں نے اس حق کا انکار کردیا ہے جو تمہارے پاس آچکا ہے۔

پیغام:

جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ کفّار کے سامنے ذلت کو برداشت نہیں کرتا یہی وجہ ہے   خدا اور رسول کے دشمن مومن سے دشمنی رکھتے ہیں۔

اسلام میں دشمن شناسی ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

طاغوتی طاقتیں مختلف حربوں کے ذریعہ اپنے آپ کو حقوق بشر، آزادی اور امن وامنیت کا علمبردار کہہ کر اپنے ناپاک جرائم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔

(20)خدا کا مددگار

یاایّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِن تَنْصُرو اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ ویُثبِّتْ اَقْدَامَکُمْ- وَالَّذِیْنَ کَفَرُوا فَتعساً لَّھُمْ وَ اَضَل اَعْمالَھُمْ-
(محمد   ۷،۸)

ترجمہ:

ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمھاری مدد کرے گا ، اور تمھیں ثابت قدم بنادے گا، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ڈگمگاہٹ ہے اور ان کے اعمال برباد ہیں۔

پیغام:

جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں وہ لوگ ہلاک ہوجاتے ہیں اور ان کے اعمال تباہ و برباد ہوجاتے ہیں ، اس میں کوئی شخص نہیں ہے خدا نے صاحبان ایمان سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور ان کی مدد بھی کرتا ہے، لیکن یہ سب اس بات پر مسروط ہے بندہ خدا کی مدد کرے، تو خدا بھی بندے کی مدد کریگا، بندہ خدا کا ذکر کرے تو خدا بھی بندے کا ذکر کرے گا، بندہ خدا کا کر کرے تو خدا نعمتوں میں اضافہ کرے گا۔

حق کو نابود کرنے کے لیے کفار کی کو شوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی چاہے اپنے منہ سے نور خورسید کو بجھادے۔

(21)توبہ کرنے والا

یاایّہا الَّذِیْنَ أٰمَنُوا تُوبُوا اِلٰی اللّٰہِ تَوْبَةً نَصُوحًا----(تحریم ۸)

ترجمہ:

ایمان والو خلوص دل کے ساتھ توبہ کرو۔

پیغام:

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے : توبہ نصوح سے مراد ہے دل بھی اُسی طرح توبہ کرے جیسے اس کا ظاہر توبہ کررہا ہے۔ رسالت مآب (ص) سے روایت ہے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ ہی نہیں کیا۔

ایک اور مقام پر پیغمبر اسلام (ص)سے مروی ہے خدا کے نزدیک محبوب ترین شخص توبہ کرنے والا مرد یا عورت ہے۔

تمّت بالخیر۔ نسیم حیدر زیدی

1427 ھ ق